یہ پرچہ ہفتہ وار ہر دوشنبہ کے دن وزبازار پریس امرتسر سے شائع ہوتا ہے

شرح قیمت اخبار معہ محصول ڈاک

سالانہ ششماہی

عام خریداران ممالک بیرون سے .. .. دس شلنگ۔ چھ شلنگ

عام سے .. .. چھ روپیہ۔ تین روپیہ

طلبا اور کم استطاعت اصحاب سے نصف القصد یا للہ ہے۔

بغیر خریدہ سالانہ یا ششماہی وصول ہوئے اخبار جاری نہ ہوگا

نمونے کا پرچہ آدھ آنہ کا ٹکٹ آنے پر مفت روانہ ہوگا

شرح اجرت اشتہارات و مضامین مفید

تجارتی اشتہارات کی اجرت بذریعہ خط و کتابت فیصل ہوگی۔

مضامین مفید عام اور خبریں بہ مفت درج کی جائیں گی۔

ترسیل زر

ہر قسم کی ترسیل زر پوسٹ ماسٹر صاحب مطبع کے نام ہونی چاہیئے یا بذریعہ منی آرڈر یا رجسٹری کے ذریعہ بھیجنا چاہیئے۔ ورنہ مطبع ذمہ دار نہ ہوگا

THE VAKIL AMRITSARI

جلد ۶ | امرتسر تاریخ ۹ ربیع الثانی ۱۳۱۸ھ مطابق ۶ اگست ۱۹۰۰ء یوم دوشنبہ | نمبر ۱۹

وکیل

امرتسر مطبوعہ ۹ ربیع الثانی ۱۳۱۸ ہجری مطابق ۶ اگست ۱۹۰۰ء یوم دوشنبہ نمبر ۱۹ جلد ۶

حیدرآباد دکن کی فوجی حالت۔ کمیونیکیٹڈ

چند روز ہوئے کہ مینے اپنے ایک آرٹیکل میں ریاست کی اُس فیاضی اور داد و دہش کا مختصر ذکر کیا تھا جو اُسکو اپنے باشندگان کی علمی ترقی کی نسبت مدنظر ہے۔ حال میں نواب میجر افسر الدولہ بہادر سی۔ آئی۔ ای۔ کمانڈر انچیف ریاست کی مہربانی سے جو یہاں کے فوجی حالات دیکھنے کا موقعہ ملا تو مناسب معلوم ہوا کہ کچھ تھوڑا سا حال اسکا بھی ہدیہ ناظرین کیا جائے۔

اس ریاست میں دو قسم کی فوجیں ہیں ایک باقاعدہ اور دوسری بیقاعدہ ان دونوں کی نفری اور مصارف کی تفصیل اس طرح پر ہے:۔

قسم فوج	تعداد نفری	تعداد مصارف سالانہ
باقاعدہ	۴۸۰۹	۱۴۷۴۹۱۷ روپئے
بے قاعدہ	۱۹۴۶۵	۳۸۲۸۱۴۳ روپئے

یہ تمام فوجیں مہاراجہ کشن پرشاد صاحب بہادر پیشکار و وزیر افواج کے زیر حکم ہیں جسکے ماتحت ایک انگریزی ملٹری سکرٹری دو ہزار روپئے ماہوار کا اور ایک دیسی جائنٹ سکرٹری پندرہ سو روپیہ ماہوار کا ہے۔ مہاراجہ صاحب بہادر رشتہ میں مہاراجہ نریندر پرشاد بہادر پیشکار کے نواسے ہیں جو مہاراجہ چندو لال بہادر پیشکار کے پوتے تھے مہاراجہ چندو لال نواب ناصر الدولہ کے عہد میں وزیر وقت نواب منیر الملک و نواب سراج الملک کو خانہ نشین کر کے پیشکاری اور وزارت کا کام ۱۸۴۳ء تک انجام دیتے رہے تھے بیان کیا جاتا ہے کہ مہاراجہ کشن پرشاد کو اردو فارسی عربی انگریزی زبانوں میں اچھی دستگاہ ہے اور فارسی تو بہت ہی خوب جانتے ہیں۔ خاصکر اس زبان کی انشاپردازی اور نظم میں انکو خاص سلیقہ ہے۔ اور ایک ماہواری رسالہ اردو زبان میں انکی سرپرستی سے شائع ہوتا ہے جسمیں اشعار کے علاوہ مضامین علمی اور ادبی شائع ہوتے ہیں اسکا نام ذبدبہ آصفی ہے۔

فوج باقاعدہ اس فوج کی جماعت بندی اس تفصیل سے ہے:۔

نمبر شمار	قسم جماعت بندی	تعداد
۱	توپخانہ	۳۔ بیٹری
۲	سواران	۵۔ رسالہ
۳	پیادگان	۶۔ پلٹن

اس فوج میں شمالی ہند و دکن کے باشندوں کے علاوہ عرب اور حبشی بھی نوکر ہیں اور کمیشنڈ افسر وغیرہ انگریز اور دیسی دونوں قسم کے عہدہ دار کام کرتے ہیں سپاہی کی تنخواہ کے تین درجے ہیں پہ در ۵ روپیہ حوالدار کی تنخواہ ۱۵ ماہوار جمعدار کی ۵۰ صوبہ دار کی ۵۰۰ صوبہ دار میجر کی ۵۰۰ ہے۔ سوار کو ۱۵ ذات اور ۱۰ گھوڑے کے ملتے ہیں۔ دفعدار کو ۵۰ جمعدار کو ۵۰ رسائیدار کو ۵۰ رسالدار میجر کو ۱۰۰ اور گھوڑے کے مصارف اس سے علیحدہ ہیں۔ ان تمام عہدہ دار پر دیسی کام کرتے ہیں۔ کمیشنڈ آفیسر جن میں انگریز اور دیسی دونوں ہیں ماہ ماہوار سے لیکر ۵۰۰ ماہوار تک تنخواہ پاتے ہیں۔ اور سرجن کی تنخواہ ۵۰۰ ماہوار ہے۔ امپیریل سروس ٹروپس کے دو رسالے جو حضور نظام نے گورنمنٹ انگریزی کی بیرونی مہمات کیواسطے نامزد کئے ہیں وہ اسی فوج باقاعدہ میں داخل ہیں۔ ان کی نفری فی رسالہ ۴۰۸ اور خرچ سالانہ فی رسالہ نوے ہزار ۹۰۰۰ روپیہ ہے۔ ایک بریگیڈ فوج کا قلعہ گولکنڈہ میں رہتا ہے جس میں ایک پلٹن ایک رسالہ ایک توپخانہ ہے اور کپتان ہاشم علیخان بہادر کے زیر حکم ہے۔

بیس برس تک یہ کل فوج کرنیل نیول سی۔ آئی۔ ای۔ کمانڈر انچیف کے زیر حکم رہی جسکو ڈیڑھ ہزار روپیہ ماہوار تنخواہ ملتی تھی ۱۸۹۷ء میں اسکی وفات پر یہ ذمہ داری کا عہدہ حضور نظام الملک نے اپنے ایڈیکانگ نواب

افسر الدولہ بہادر کو عطا فرمایا جو اس ریاست کے قدیمی نمک خواران کی اولاد اور صوبہ اورنگ آباد کے رہنے والے اور باپ دادا سے فوجی خدمات میں مشہور چلے آتے تھے۔ نواب افسر الدولہ بہادر سنہ ۱۸۷۹ء میں جنگ افغانستان اور سنہ ۱۸۸۸ء میں کوہ سیاہ کی لڑائی میں برٹش فوجوں کے ہمراہ جوہر شجاعت دکھا چکے ہیں جسکے عوض میں گورنمنٹ انگریزی کیطرف سے تمغہ امتیاز اور حیدرآباد کنٹنجنٹ کی تیسری لانسرز کے اونریری میجر کا اعزاز سنہ ۱۸۸۸ء میں اور سی۔ آئی۔ ای۔ کا تمغہ سنہ ۱۸۹۷ء میں انکو حاصل ہوا ہے۔ انکا اصلی نام مرزا محمد علی بیگ اور عام و خاص میں نواب میجر افسر الدولہ بہادر کے خطاب سے مشہور ہیں۔ اردو۔ فارسی۔ انگریزی زبانوں میں انکو کافی مہارت ہے۔ اور فنون سپہ گری میں انکی لیاقت دونوں دولتوں کے نزدیک مسلّم۔ اپنے ماتحتوں کے ساتھ انکو خاص محبت اور ارتباط برادرانہ ہے اور یہ لوگ بھی دل سے انکا احترام کرتے ہیں۔ ایک ملاقات میں جبکہ جناب ملا عبد القیوم صاحب اول تعلقدار لنگسگور اور میں انکی ہاں چار کی حاضری میں شریک تھے قریباً دس فوجی عہدیدار بھی انکے ماتحتوں میں سے منہر پر موجود تھے اسوقت انکی بے تکلف نشست و برخاست اور آزادانہ سلسلہ سخن سے قومی اتحاد کے خیالات مجسم ہو کر دکھائی دیتے تھے سب سے عمدہ کام جو فوجی لوگوں کی آئندہ نسلوں کو ترقی دینے والا اور ان کی دائمی یادگار ہے وہ مدرسہ آصفیہ کا قائم کرنا ہے جو فوجی افسروں کی اولاد کی تعلیم کیلئے جاری کیا گیا ہے۔ یہ مدرسہ شہر سے باہر دو میل کے فاصلے پر ہے اور اسکے ساتھ ایک بورڈنگ ہاؤس ہے۔ طالبعلموں کی جسمانی اور اخلاقی تربیت کا پورا انتظام ہے۔ اچھے اچھے لائق مدرس اور ڈرل ماسٹر مقرر ہیں۔

ان دونوں میں مجھے اس باقاعدہ فوج کی مصنوعی جنگ دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ نواب میجر افسر الدولہ بہادر نے مجھکو اور جناب ملا عبد القیوم صاحب کو اس فوجی کرتب کو دیکھنے کیواسطے مدعو کیا تھا۔ ہم دونوں صبح چھ بجے کے قریب میدان جنگ میں پہنچ گئے تھے۔ پریڈ کا میدان توپخانے اور رسالوں اور پلٹنوں سے بھرا ہوا تھا۔ سپاہیوں کی وردی کی صفائی اور ہتھیاروں کی چمک اور انکی نقل و حرکت کے دیکھنے سے معلوم ہوتا تھا کہ یہ فوجیں کیسی شائستہ اور باقاعدہ کام کرنیوالی ہیں۔ افسروں کا لباس بالکل یورپین فیشن کا تھا۔ جس مستعدی اور عمدگی سے یہ لوگ اپنے اپنے دستوں کا کام لے رہے تھے وہ اس بات کا عمدہ ثبوت تھا کہ ان کے کمانڈر نے کس قابلیت اور دانشمندی سے انکو فوجی کاروبار سکھائے ہیں۔ خاتمہ پر کمانڈر انچیف نے سب عہدہ داران کو ایک ٹیکری پر ایسی حالت میں کہ وہ گھوڑوں پر سوار تھے جمع کر کے میدان جنگ کی رپورٹ سنانا شروع کی تاکہ معلوم ہو کہ حملہ کن اصول پر ہوا تھا اور مدافعت کن طریق سے عمل میں آئی بعض نے اردو میں اور بعض نے انگریزی میں تقریریں کیں۔ جب سب اپنی اپنی تقریریں کر چکے تو پھر کمانڈر انچیف نے ایک مفصل تقریر انگریزی میں کی جسمیں ان عہدیداروں کی کارروائیوں پر ریویو تھا اور جس سے انکی پوری لیاقت اور مہارت فنون حربیہ میں ظاہر ہوتی تھی۔

فوج بیقاعدہ یہ پرانی قسم کی باقیماندہ فوج ہے جو آج سے ایک مدت پیشتر دشمنوں کی روک تھام اور ہر دنی حملوں کا کام باہمی لڑائی جھگڑے کے زمانہ میں کیا کرتی تھی۔ انکے ہتھیار پرانے وضع کے ہیں اور سپاہی لوگ قواعد کی تکلیف سے آزاد ہیں بلکہ بعض وردی بھی نہیں پہنتے سفید لباس انکے واسطے کافی سمجھا گیا ہے۔ ریاست کے دفتروں۔ خزانہ۔ عمارات سرکاری وغیرہ کی نگرانی انکے متعلق ہے۔ چونکہ یہ فوج زمانہ حال کے قواعد جنگ سے باخبر نہیں اور نہ سپاہی لوگ اس قواعد سے باخبر ہونا پسند کرتے ہیں اور اسمیں کئی قسم کی جسمانی صعوبتیں ہیں اسواسطے گورنمنٹ نظام کی خواہش ہے کہ تا امکان اسمیں تخفیف کیجائے۔ مگر اس فوج میں بعض عہدہ داران کو موروثی حقوق ایک عرصہ دراز سے تسلیم کئے جا چکے ہیں اور فوری تغیر سے ملازموں کی بے انتہا دلشکنی متصور ہے اسواسطے تخفیف کے بارے میں مناسب تدابیر عمل میں لائی جاتی ہیں چنانچہ گذشتہ چار سالوں میں بمقابلہ ایک لاکھ ۲۳ ہزار ۴۱۹ روپے کی تخفیف ہو چکی ہے اور اسی طرح وقتاً فوقتاً موقعہ ملنے پر تخفیف ہوتی رہیگی۔ اس فوج کا انتظام مرزا غلام مصطفیٰ بیگ صاحب ناظم کے سپرد ہے جسکو ایک ہزار روپیہ ماہوار تنخواہ ملتی ہے۔ اس فوج کے اکثر جمعدار نسل عرب سے ہیں جنکی تنخواہیں پانسو روپیہ سے لیکر ساڑھے تین ہزار روپیہ تک ہیں۔

نواب نظام الملک

آصف جاہ کی سالگرہ کی تقریب سے جو شہر اور بیرونجات میں جلسہ کی بڑی بڑی تیاریاں ہو رہی تھیں حضور ممدوح نے خبر پاکر حکم دیا کہ یہ تیاریاں روکدی جائیں اور جو روپیہ اس جلسہ میں خرچ ہونا تجویز ہوا ہے وہ قحط زدوں کی امداد میں خرچ کیا جائے۔ حضور کی یہ کارروائی نہایت قابل تعریف ہے اور امید ہے کہ دیگر والیان ملک اسکو ایک نظیر لائق تقلید سمجھکر رعایا کی بہبودی کو اپنے مجالس عیش و سرور پر مقدم کرینگے۔ اسطریق سے غالباً ایک لاکھ روپیہ قحط فنڈ کو ملجائیگا۔

ترکی بحری کارخانہ

لکھنو سے ایک کرمفرما تحریر فرماتے ہیں:۔ بذریعہ وکیل مطبوعہ ۱۴ جولائی سنہ ۱۹۰۰ء سے واضح ہوا کہ گورنمنٹ ٹرکی نے حال میں اپنی بحری قوت مضبوط کرنیکے غرض سے ٹرکی بیڑہ جہازات جنگی کی طرف توجہ مبذول کی ہے چنانچہ آٹھ نو مرمت طلب جہازات عثمانیہ۔ ارتنیہ وغیرہم جرمنی و اٹلی کے کارخانجات بحری کرپ و انسالڈو میں مرمت کے لئے بھیجے گئے ہیں خرچ مرمت تخمیناً تین کروڑ روپیہ ہے اور دو برس میں تیار ہونگے۔ اس خبر سے ہمدردان قوم کو جسقدر خوشی و مسرت ہوئی اسکا ذکر اس مختصر نیاز نامہ میں کرنا فضول ہے لیکن ساتھ اس خوشی کے انکو حیرت اور افسوس بھی ہے۔ وجہ اسکی یہ ہے کہ ناظرین وکیل و مسافر نامہ مولانا محمد شبلی صاحب سے یہ بات مخفی نہیں ہے کہ گورنمنٹ ٹرکی کے یہاں کارخانہ بغرض مرمت جہاز ہی نہیں بلکہ لوگوں کو اچھی طرح معلوم ہے کہ پائے تخت قسطنطنیہ میں ایک بحری کارخانہ عرصہ سے قائم ہے اسمیں نہ صرف مرمت ہوتی ہے بلکہ جدید جہاز بھی تیار ہوتے ہیں جبکہ اس قسم کا ایک کارخانہ گورنمنٹ ٹرکی کے پاس پایا جاتا ہے تو مذکورہ بالا جہازات کو بغرض مرمت و تکمیل تین کروڑ روپیہ کا خرچ گوارا کر کے دیگر سلطنتوں کے یہاں بھیجنے کی کیا ضرورت تھی۔ یہ کہا جا سکتا ہے کہ اسقدر جہازات کی مرمت ایک قسطنطنیہ کے بحری کارخانہ میں بہت جلد ہونا ناممکن تھا۔ یہ جواب ایک حد تک معقول تصور کیا جائیگا لیکن منجملہ انکے دو تین جہازات ضرور اس کارخانہ میں اتنی مدت دو برس میں درست ہو سکتے تھے اور انکا خرچ مرمت بجائے دیگر سلطنتوں کے ہاتھ میں جانیکے قوم کو فائدہ پہنچاتا۔ گورنمنٹ ٹرکی کی اس کارروائی سے مسلمانوں کے دلوں میں بحری کارخانہ موجودہ قسطنطنیہ کی نسبت مختلف قسم کے خیالات پیدا ہو گئے ہیں۔ چنانچہ نیازمند کو یہ گمان ہوا ہے کہ شاید یہ کارخانہ معمولی مرمت جہاز کے لئے قائم ہوا ہے اور ترکوں میں ابھی اسقدر قابلیت نہیں ہے کہ وہ اپنے یہاں جنگی جہاز تیار کر سکیں اور اگر درحقیقت یہ غلط فہمی ہے تو ایسی کارروائی گورنمنٹ ٹرکی نے کیوں کی لہذا براہ مہربانی اس کارخانہ کے مختلف حالات و نیز گورنمنٹ ٹرکی کی اس کارروائی کی وجہ سے مطلع فرما کر نیازمند کے شکوک رفع فرمائیے۔

(ترکی بیڑہ میں اسوقت سب سے نئے اور سب سے زیادہ کارآمد اور طاقتور جہاز حمیدیہ و عبد القادر ہیں۔ یہ دونوں خاص سلطانی کارخانہ میں تیار ہوئے۔ یہ امر اس خیال کی تردید کو کافی ہے کہ کارخانہ صرف بغرض مرمت ہے۔ نئے آہن پوش جہاز نہیں بنا سکتا۔ گورنمنٹوں کو صرف مصافی جہازات کلاں کی ضرورت نہیں ہوتی۔ بلکہ مختلف اقسام کے جہازوں کی۔ اور موجودہ دو تین سلطانی کارخانے باقی اقسام (کروزر۔ گن بوٹ۔ تارپیڈو بوٹ وغیرہ) کے ضروری اضافہ کے لئے مطلوبہ جہاز میعاد مقررہ کے اندر تیار کر دینے کے لئے کافی سمجھے جا سکتے ہیں۔ (ایڈیٹر)۔

اردو دیوان اور انکی حالت

باعتبار بلند پروازی و نازکخیالی شعرائے زبان اردو کسی طرح سے دوسری زبان کے شعرا سے کم نہیں گذرے بلکہ نازکخیالی میں تو اس لحاظ سے کہ مبالغہ ایشیائی شاعری کا ایک جزو اعظم ہے۔ غالباً سب پر سبقت لے گئے ہیں۔ اسوقت میں ان کا مقابلہ صرف شعرائے انگریزی سے کرنا چاہتا ہوں۔ یہ اور بات ہے کہ ہر ہر ملک و مقام کا مذاق جداگانہ ہوتا ہے اور اسلئے مختلف جگہوں کے رہنے والوں کو مختلف قسم کے مضامین سے زیادہ رغبت ہوا کرتی ہے لیکن خوبی شعر و کمال شاعری کی مضمون خاص پر منحصر نہیں ہے کیونکہ مضمون چاہے جس قسم کا ہو اگر شاعر باکمال ہے تو اُسے وہ ضرور خوبی سے ادا کریگا اور اُسکی طرز ادا سے اُسکی

میری غرض اس بیان سے یہ ہے کہ شعرائے اردو و انگریزی کا مقابلہ کرتے وقت ہمکو اسبات کا لحاظ نکرنا چاہیئے کہ شعرائے اردو اکثر تذکرہ حسن و عشق۔ شاہد و ساقی۔ مے و مینا میں مشغول رہتے ہیں اور انگریزی شعرا ان سب سے جداگانہ انداز کے دلدادہ ہیں جسکا منشا قدرت کے دلچسپ مناظر کی ایسی سچی تصویر کھینچنا ہے۔ جیسے کہ انسان کے قلم سے بذریعہ الفاظ کھچ سکتی ہے۔ وہ لوگ جہاں کوئی قصہ بھی لکھتے ہیں تو وہاں اس بات کا لحاظ رکھتے ہیں کہ حتی الامکان اسمیں کوئی بات خلاف قیاس نہ آنے پائے اور ساتھہ ہی دلی جذبات و واقعات کا سچا فوٹو کھینچا جائے۔

ہاں تو کمال سخن پابندی مضامین سے آزاد ہے۔ ہمارے یہاں کے شعرا نے اپنے پسند کے موافق اپنی طرز کلام میں وہ کمال دکھایا کہ اسکی نظیر نہیں ملتی اور شعرائے انگریزی نے اپنے انداز میں۔ یہاں اس بات سے بحث نہیں ہے کہ واقعی دونوں انداز میں سے کونسا بہتر ہے۔ اگر بفرض محال یہ بھی مان لیا جاوے۔ (حالانکہ یہ امر ابھی بحث طلب ہے) کہ انگریزی شاعری کا انداز بہتر ہے۔ پھر بھی اس سے تو کسیکو انکار ہو نہیں سکتا کہ اردو علم ادب کی جان ہونے میں دواوین اردو کسیطرح سے کتب نظم انگریزی سے کم نہیں ہے اور اسلئے ہر طرح سے ہماری توجہ خاص کی مستحق ہیں۔

شعرائے زبان انگریزی کو اگر کچھہ افضلیت حاصل ہے تو وہ یہ ہے کہ انکا تعلق ایک ایسی قوم سے ہے جو دلدادۂ کمال ہونے میں زمانہ بھر میں ممتاز ہے اور اسکے برخلاف شعرائے اردو کا تعلق مسلمانوں اور پھر ہندوستانی مسلمانوں سے ہے جنکی پست ہمتی بھی اُسی درجۂ کمال کو پہنچ گئی ہے جسپر اہالیان انگلستان کی بلند ہمتی پہنچ چکی ہے۔ اللہ اکبر۔ شعرائے انگریزی مثلاً۔ شیکسپیر۔ گولڈ اسمتھہ۔ وکوپر۔ کی مساکن آجکل انگلستان میں زیارتگاہ خواص و عوام ہیں اور اُنسے متعلق بے وقعت سے بے وقعت شی کو لوگ جس شوق سے خریدتے ہیں اُسکی کیفیت اس بیان سے خوب ظاہر ہو جائیگی کہ شیکسپیر کے فرضی مکان کا مجاور کسی معمولی درخت کی لکڑی شایقین سخن کے ہاتھہ ہزاروں روپیہ کو اس بہانہ سے فروخت کر لیتا ہے کہ یہ اُس درخت کی لکڑی ہے جسے شیکسپیر نے خود اپنے ہاتھہ سے لگایا تھا۔ اور لوگ گو جانتے ہیں کہ دنیا میں کوئی ایسا درخت نہیں ہو سکتا جسکی لکڑی میں یہ صفت ہو کہ باوجود اسقدر روزانہ فروخت ہونیکے اتنے عرصہ دراز تک قائم رہے اُسے بخوشی لیتے ہیں۔ مسٹر واشنگٹن ایروِنگ مشہور سیاح امریکہ کو بھی مجاور مذکور نے اسی قسم کی لکڑی پیش کی اور انہوں نے بھی صرف ازراہ خیال قدردانی اسے خرید لیا۔

ابھی حال ہی میں کسی مشہور شاعر کا قلم لندن میں ہزاروں پونڈ کو بکا ہے۔ اور سر والٹر اسکاٹ و گولڈ اسمتھہ کی یادگار دنکی قیمت متمولان لنڈن نے ہزاروں سے گذر کر لاکھوں پونڈ تک پہنچادی۔ اور یہاں ہندوستان میں کوئی شخص جانتا ہی نہیں کہ میر کون تھا اور سودا کہاں دفن ہیں میر و سودا تو خیر پرانے شاعر ہیں کسیکو یہ بھی تو نہ معلوم ہوگا کہ غالب کون تھا۔ اور مومن و ذوق کہاں آرام کر رہے ہیں۔ ہمارے موجودہ شعرا میں سے منشی امیر احمد صاحب کسیطرح لارڈ ٹنی سن سے کم نہیں اور منشی امیر اللہ صاحب تسلیم لکھنوی کا رتبہ باعتبار کمال شاعری موجودہ ملک الشعرائے انگلستان یعنی مسٹر الفرڈ آسٹن سے کہیں بڑھکر ہے لیکن انکی اور انکی کلام کی جو کچھہ قدر ہوتی ہے وہ ظاہر ہے کہ حضرت تسلیم کے نام نامی سے ہی بہت سے حضرات واقف ہونگے۔ خیر یہ تو خود شعرا کا احوال ہوا اب انکی تصانیف کا حال سنئیے۔

انگریزی کے ہر شاعر کی کلیات مختلف تقطیع و مختلف ٹائپ کے علیحدہ علیحدہ اکثر مطابع میں چھپے ہیں۔ پھر انمیں سے چھوٹی نظمیں نکالکر علیحدہ چھاپی گئی ہیں۔ اُنکے مضامین نثر علیحدہ۔ اور اُنکے ڈرامے علیحدہ۔ اور تقریباً ہر مشہور شاعر کی سوانح عمری ایک مکمل جلد میں علیحدہ چھپی ہے اور ان سب سے بڑھکر یہ بات ہے کہ بعض بعض مطابع نے ان تمام شعرا کی کلام کو اسطرح شائع کیا ہے کہ ہر شاعر کی کلام کے قبل ایک بسیط تحریر کسی لائق شخص کی لگادی ہے جس میں اس شاعر کی زندگی کے ایسے چیدہ چیدہ واقعات درج ہوتے ہیں جن سے اسکی طبیعت و کلام پر اثر پڑا تھا۔ علاوہ بریں اُس میں اُس شاعر کا انداز خاص بیان کیا جاتا ہے اور اُسکی طرز بیان سے دوسرے شعرا کی انداز سخن کا مقابلہ کیا جاتا ہے اور اسکی خوبیاں و نقائص بیان کئے جاتے ہیں۔ اور آخر میں تھوڑے سے مختصر سے نوٹ بھی لگے ہوتے ہیں جس سے اُن تمام مقامات و اشخاص کا بخوبی حال معلوم ہوتا ہے جنکا ذکر اُسکی کلام میں ہوتا ہے۔ نیز ان اصطلاحی مشکلات کو بھی حل کر دیا جاتا ہے جو عام فہم نہیں ہوتیں۔ اور اگر کہیں کسی قصبہ یا خاص کتاب یا شخص کیجانب اشارہ ہوتا ہے۔ تو اُسکی بھی توضیح کر دیجاتی ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ غرضیکہ کوئی دقیقہ اُسکی دلچسپ و مکمل بنانے میں اُٹھا نہیں رکھا جاتا۔ برخلاف اسکی ہمارے یہاں کے شعرا میں سے بہتوں کے تو کلام ہی کا پتہ نہ لگا اور اگر پتہ لگا بھی تو وہ ایسی لاپروائی و بے ترتیبی سے چھاپا گیا کہ اسکی ساری قدر و قعت خاک میں مل گئی۔ ہائے فرمانروائے ملک سخن حضرت غالب دہلوی کا کلام سراپا بلاغت۔ اور میلا کاغذ اور دیسی مطبع کی غلط چھپائی۔ یہ تو وہ کلام ہے کہ اگر اُسے آب زر سے لکھیں تو بجا ہے غیر مکمل ہونیکی یہ کیفیت کہ قصائد درج ہیں لیکن جنکی شان میں وہ قصائد لکھے گئے اُنکا کچھہ حال نہیں معلوم۔ انکا حال تو درکنار خود حضرت مصنف ہی کا حال معلوم نہیں ہوتا شروع و آخر میں اکثر مطابع بمطابق دستور قدیم کسیقدر حال مصنف کا لکھدیا کرتے ہیں لیکن اسمیں بجز مدح بے پایان مصنف و قافیہ بندی اور کچھہ بھی نہیں ہوتا۔ آخر میں اکثر اس قسم کی عبارت ہوتی ہے کہ "الحمد للہ کہ دیں ایام میمنت فرجام کتاب فلاں ابن فلاں شاگرد فلاں بطفیل خالق ارض و سما مطبوع گردید" بھلا اس سے کیا نتیجہ؟ کتب فارسی میں تو تحریر بعض بعض میں حواشی بھی ہوتے ہیں لیکن اردو کے دیوانوں کی جانب تو کسیکو توجہ ہی نہیں ہے۔ لیکن کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ تمام دیوان کسی شرح یا حاشیہ کے محتاج نہیں ہیں۔ اور کیا سب اردو دان حضرات انہیں بخوبی سمجھہ سکتے ہیں؟ میں دعوی سے کہہ سکتا ہوں کہ فیصدی بیس ایسی ہونگے جو کسی نوٹ یا شرح کے مطلق حاجتمند ہوں۔ ورنہ کم از کم چالیس فیصدی تو ایسے ہوتے ہیں کہ وہ دیوان صرف اس لئے پڑھتے ہیں کہ وہ نظم میں ہوتے ہیں یا اسلئے کہ کہیں بیس شعروں میں سے ایک آدھہ شعر کچھہ کچھہ اُنکی سمجھہ میں آجاتا ہے۔ میں نے بارہا لوگونکو ایسی غزلیں و نظمیں بڑے شوق سے پڑھتے سنا ہے جو اُسکی معانی و مطالب سے بالکل آگاہ نہیں تھے۔ میں مثلاً مرزا غالب مرحوم کی کلام کو پیش کرتا ہوں۔ اس لاجواب شاعر کے کمال کا کون قائل نہیں اور کون اُسے شوق سے نہیں پڑھتا۔ لیکن کوئی بتائے کتنے ایسے ہیں جو اُنکی کلام بلاغت نظام کو کما حقہ سمجھکر اُسکی خوبی کی داد دیسکتے ہیں۔

غرض انہیں چند خیالات نے مجھے مجبور کیا کہ ان الفاظ کے ساتھہ جملہ دلدادگان اردو سے سوال کروں کہ اس بارہ میں وہ انگلستان کا کیوں تتبع نہیں کرتے۔ میر۔ سودا۔ جرأت۔ مصحفی۔ آتش۔ غالب مومن۔ نسیم۔ تسلیم۔ امیر کے دیوان بلاشبہ اس قابل ہیں کہ انکی ویسی ہی قدر کیجائے جیسے انگلستان میں شیکسپیر۔ ملٹن۔ پوپ۔ سوڈی۔ بائرن۔ ڈرائڈن۔ کیٹس۔ گولڈ اسمتھہ۔ وٹنی سن کی کیجاتی ہے ملک کو پروفیسر آزاد کا ممنون ہونا چاہیئے جنہوں نے اس محاظ خاص میں پیشقدمی کی ہے اور ذوق مرحوم کے دیوان کو از سر نو مرتب کر کے معہ ایک دیباچہ ضروری کے شائع کیا ہے۔ امید ہے کہ آئندہ دیگر شایقین سخن بھی اس بارہ میں ہمت کو کام میں لائینگے۔

مرزا محمد اصغر علی خانصاحب المعروف بہ نسیم دہلوی کے دیوان پر میرا بھی ارادہ ہے کہ کچھہ اسی قسم کے نوٹ و مضامین زیادہ کروں۔ چنانچہ اس کار مخصوص کا ایک حصہ ختم بھی ہو چکا ہے لیکن ہنوز اسکی تکمیل نہیں ہوئی۔ ان دیگر حضرات سے جو اس قسم کا ارادہ رکھتے ہوں۔ میں بڑے شوق سے خط و کتابت جاری کرنا پسند کرونگا۔ الراقم سید فضل حسن۔ طالب علم علیگڈھہ کالج۔

دیسی ریاستوں میں یورپین صاحبان

یورپین باشندگان عملداری نظام کی نسبت جو احکام گورنمنٹ ہند نے جاری کیے ہیں وہ آئندہ گورنمنٹ نظام کے لئے باعث سخت تکلیف ہونگے۔ گورنمنٹ نظام کی مخالفت حق بجانب ہے گورنمنٹ کی یہ خواہش کہ امریکن اور یوروپین صاحبان کے ساتھہ انصاف ہو بہت ہی واجبی ہے مگر یہ حد درجہ سختی ہے کہ دیسی ریاستیں اوپر حکومت سے محروم کر دیجائیں۔ فارن آفس نے حضور نظام کو لکھا ہے کہ آپکو جو یورپین لوگونپر مقدمات کی سماعت کا اختیار دیا گیا تھا وہ رعائتی تھا گورنمنٹ اس رعایت کو قائم رکھیگی مگر شرط یہ ہے کہ ان لوگوں کی مقدمات عیسائی مذہب مجسٹریٹوں کے روبرو ہوں یا انگریزی

علاقہ میں تحقیقات ہو۔ مجسٹریٹ کا تقرر رزیڈنٹ صاحب کی رائے سے ہو جسوقت رزیڈنٹ حکم دیں کارروائی ملتوی کر دیجائے۔ کیا نتیجہ اس حکم کا ہوگا؟ یہ کہ اگر کسی یورپین کیخلاف سو کسی ہندوستانی پر حملہ ہوگا تو وہ بیچارہ رہ کر بیٹھ رہیگا کسی یورپین مجرم کو کون گرفتار کریگا نظام کا بالکل ہی اختیار اُٹھ جائیگا اور جس طرح یورپین مجرم چاہیں گے ریاست میں بدعت کرینگے۔ دیسی رئیسوں کو تو یہ حکم ہو کہ جسقدر تمہاری غیر منقولہ جائداد انگریزی علاقہ میں ہو وہ بھی فروخت کر ڈالو اور یورپین صاحبان کے ساتھ رعایت کہ وہ دیسی ریاستوں میں اراضی خرید کر سکیں کیا معنی رکھتی ہو؟ یہی کہ دیسی رئیسوں کے مقابلہ میں ایک معمولی یورپین کے حقوق کا زیادہ لحاظ کیا جاویگا نظام کی ایسی وسیع سلطنت میں جہاں یورپین ملازمین کی تعداد بڑھتی جاتی ہو۔ مقدمات فوجداری میں صاحب رزیڈنٹ کی دست اندازی بہت ہی مشکلات پیدا کریگی عجب انتظام ہوگا کہ یورپین صاحب ریاست میں زمینداریاں خرید کریں ریاست کی رعایا بنیں مگر ریاست کا اُنپر کوئی اختیار نہ رہیگا۔ اگر گورنمنٹ اعتبار نہیں کر سکتی ہو کہ دیسی رئیس اپنے فرائض ایمانداری سو یوروپین اور امریکن رعایا کے ساتھ ادا کرینگے تو اسکی یہی اُنکو اجازت نہ دی کہ دیسی ریاستوں میں اراضی خریدیں اگر رعایا بننا چاہیں تو رئیس کی حکومت بھی برداشت کریں۔

ہندوستان میں گائے بیل کو یا تو بنولا کھلی کے ساتھ کھلائے جاتے ہیں یا اکثر روشنی وغیرہ کے کام آتا ہے لیکن یہ کسیکو معلوم نہوگا کہ اسمیں روغن نکل سکتا ہی جو مقابلہ مچھلی کے تیل کے بچوں اور لاغر آدمیوں کے واسطے نہایت مفید ہوتا ہو ولایت میں ہر سال ہزارہا من بنولہ کا تیل نکالا جاتا ہی اس تیل سو وارنش بنایا جاتا ہی صابون کے کارخانوں میں کثرت سو صرف ہوتا ہی اسکی کھلی مویشیوں کیواسطے از حد مفید ہوتی ہی امریکہ میں یہی اسکی بدولت ہزارہا روپیہ تاجر پیدا کر رہے ہیں لیکن افسوس ہو کہ یہاں کی تاجر اسکی خوبیوں سے آگاہ نہیں ہیں اور مفت اپنا نقصان کر رہے ہیں اگر ہندوستانی صاحب جائداد اسکو ضائع نہونے دیں اور اسکی کاشت کو ترقی دیں تو ممکن ہو کہ روئی کی تجارت کو بھی نقصان نہ پہنچے اور کاشتکاروں کی حالت بھی درست ہو اور بعد کو اس خبر سے جو آجکل اپنے نزدیک حقیر ہی ہزارہا روپیہ کا نقصان نہ اُٹھا کر مالا مال ہو جائیں۔

سید انور علی صاحب - زمیندار اور میونسپل کمشنر ضلع پٹنہ ہیں مقام بہار کے آپ نامی رئیس اور میونسپلٹی کے وائس چیرمین ہیں۔ آپ کی سانڈرس صاحب ڈپٹی مجسٹریٹ سو ان بن ہوگئی ہی۔ وکیل کی معرفت نوٹس دیا ہی کہ اگر ۱۰ ہزار روپیہ بابت ہرجانہ ۱۵ یوم کے اندر نہ دیجنگا تو مقدمہ دیوانی میں دائر ہوگا۔ واقعات یہ ہیں کہ شاہ عطا حسین اور میر عطا کریم کے درمیان بابت انتخاب ممبری مقابلہ تھا آپ شاید عطا حسین صاحب کیطرف سے کوشش کرتے تھے افسر اعلیٰ انتخاب ڈپٹی صاحب بہادر تھے۔ آپنے ایک اسامی سید صاحب سو پوچھا کہ کیا تو سید انور حسین کا دوٹر ہی؟ کاشتکار کا اقرار کرنا تھا کہ سید صاحب کیطرف دیکھکر سانڈرس صاحب نے فرمایا "تم نے اپنی اسامی کو دھمکا کر اور زور دیکر ووٹ دلایا ہی ہم تم کو حبلخانہ بھیجیگا اور سزا سخت دیگا تم نے پکا گھر نہیں دیکھا ہی ہم تم کو دکھلاویگا تم کرسی سو اُٹھ جاؤ"۔ ان الفاظ کو سُنتے ہی سید انور حسین اُٹھ آئے اور اپنی بے آبروئی اور ذلت کی بابت نالش دائر عدالت کرنیوالے ہیں جب اسطرح سے ذلت کیجاتی ہی اور یوں بات بات پر ہندوستانیوں کو ٹھوکر رسید کیجاتی ہی تو یہ امید ظاہر کرنا کہ ہندوستانیوں میں آزادی پیدا ہو اور انکو محبت حاکموں سو بڑھے اور وہ انکا لحاظ کریں بیجا امید ہے۔

بمبئی ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ کی ڈکٹوریہ جوبلی ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ کی گیارہویں سالانہ رپورٹ سے واضح ہوتا ہی کہ اسکی تعلیم کی تمام شاخوں نے اس سال بھی نمایاں ترقی کی ہی۔ اسکی جماعت منتظمہ میں مختلف طبقوں اور جماعتوں کے ممبر موجود ہیں۔ گورنمنٹ کیطرف سے چیرمین اور پانچ ممبر مقرر کئے جاتے ہیں میونسپل کمیٹی تین ممبر منتخب کرتی ہی۔ اور جمشید جی جیجا بھائی میموریل فنڈ کے امین ایک ممبر منتخب کرتے ہیں اور یہ میموریل کمیٹی پانچ ممبر نامزد کرتی ہی۔ انسٹیٹیوٹ مذکور میں مفصلہ ذیل نصاب تعلیم ہیں:- (۱) میکنیکل انجنیرنگ - (۲) سوتی پارچات کی تیاری (۳) دھات کے اشیا بنانا اور مینا کرنا - (۴) ریلوے انجنوں کے چلانیکا کام۔ نصاب انجنیری میں متعلم کو چھ شاخوں میں تعلیم حاصل کرنی پڑتی ہی (۱) نمونہ سازی - (۲) دھاتوں کا ڈھالنا - (۳) دھاتوں کا گھڑنا - (۴) اوزار شین (۵) خیراد - (۶) جوڑنا۔ سوتی پارچات کی تیاری کی تعلیم میں پارچہ بافی اور سوت کاتنے کی مختلف شاخوں یعنے (۱) روئی بیلنا اور اُسکے متعلق دوسرے کام (۲) کنگھی کرنا - (۳) وغیرہ وغیرہ وغیرہ کی تعلیم دیجاتی ہی۔ علاوہ علمی تعلیم کے طالب علموں کو کلوں کے نقشے کھینچنے - اصول آلات پیمائیم - آواز - روشنی - حرارت - برق - کشش مقناطیسی وغیرہ کے اصول کی تعلیم دیجاتی ہی۔ طالبعلمان انجنیری کو آلات پر بھی لیکچر سُننے پڑتے ہیں۔ اور پارچہ بافی کے متعلموں کو پارچہ بافی اور روئی بیلنے کے اصول بھی سکھائے جاتے ہیں سوہات کی اشیا بنانے اور مینا کرنیکے نصاب میں پیتل - تانبہ - لوہا - الومینیم کے برتن بنانے اور اُنپر مینا وغیرہ کرنیکا اصول و عمل شامل ہی ریل کے انجن کے نصاب میں ریل کی انجن کو چلانے اور دیگر فنون انجنیری کی تعلیم دیجاتی ہی۔ طالبعلموں میں زیادہ تر ہندو ہیں اور برہمنوں کی تعداد سب سے زیادہ ہی مگر مسلمان خال خال چنانچہ سال زیر رپورٹ میں صرف دو مسلمان درج رجسٹر تھے۔

مسلمانوں کی بدقسمتی کو کوئی کہانتک روئے۔ یہ جب ہوش میں آئینگے سب سے پیچھے یہ اگر آنکھ کھولینگے تو اُسوقت جب پانی سر سے گذر جائیگا۔ رائج الوقت مکتبی تعلیم کی طرف رجوع ہوئے تو تب جبکہ میدان انکے ہاتھ سے نکل چکا جب نظام مدرس بھی ہندو ہو چکے اور جب مدرسہ کا سلوک سوتیلی ماں کے سلوک سے کسیطرح کم نہ رہا۔ اور یہ توجہ بھی جسطرح کی چاہیئے ویسی تا حال نہیں۔ سرکاری ملازمت کی طرف رجوع ہوئی تو اُسوقت جب دوسری قومیں اپنا ڈیرا ڈنڈا جما کر قبضہ مخالفانہ کر بیٹھیں اور جب انہیں سرکاری دربار کے دروازے تک رسائی بھی مشکل ہو گئی۔ اب تجارت اور صنعت باقی ہی۔ تجارت کے لئے تو مسلمان ہمیشہ یہ عذر کر دیا کرتے ہیں کہ ہماری باپ دادا نے کبھی تجارت نہیں کی۔ ہم اس کوچہ سے محض نابلد ہیں اسلئے اسمیں ہاتھ ڈالیں تو کیونکر۔ مگر صنعت کے معاملہ میں یہ عذر ہرگز پذیرا نہیں ہو سکتا۔ ہندوستان کی صنعت کا اکثر حصہ مسلمانوں کی ہاتھ میں رہ چکا ہی۔ اور اب بھی اسکے کچھ مٹے آثار باقی ہیں۔ اسوقت بھی تمام لوہار۔ اکثر مس ساز۔ تمام قلعی گر۔ کوفت گر۔ پارچہ باف۔ مینا کار۔ منہاری سب مسلمان ہیں۔ مگر خدا کی شان ہی انکی بدقسمتی بری طرح انکی پیچھے پڑی ہی۔ پورانا عروج و ثروت تو جا چکے۔ وہ امارت اور زمینداریاں وہ تعلقداریاں اور منصبداریاں اب باقی نہیں۔ اور شاید کوئی ایسا احمق ہو جو یہ امید رکھے کہ اس زمانہ میں بغیر ہاتھ پاؤں ہلائے میرا سپیٹ پل جائیگا لیکن بل بے مسلمانوں کہ ہاتھ پر ہاتھ رکھے بیٹھے ہو۔ تمہاری صنعت بھی اب دوسری قوموں کے ہاتھ جا رہی ہی۔ وہ دن آیا چاہتا ہی کہ مسلمان آہنگر یا میس گر یا گوٹہ باف و کنڈیسا کو کوئی پوچھیگا بھی نہیں جسطرح مسلمان ٹپ گر اور رفوگر مارے مارے پھرتے ہیں۔ اور کوئی روٹی کو بھی نہیں پوچھتا باقی تمام پیشہ وروں کی بھی یہی حالت ہوگی۔ موجیو نکا روزگار چاروں نے بند کر دیا ہی۔ باقی تمام پیشہ وروں کا روزگار ان کالجوں اور مدرسوں کو طالعلم بند کر دینگے اور تمپر در رزق ایسا تنگ ہو جائیگا کہ بھوکوں نہ مرو تو سہی۔ ہمنے مانا کہ تم ولایت نہیں جا سکتے وہ بہت دور ہی۔ اور وہاں صنعتی تعلیم حاصل کرنیکے لئے بہت سا روپیہ چاہیئے لیکن بمبئی تو کچھ دور نہیں۔ تم میں کے غریب سے غریب بھی مانگنے کھانے کے لئے بمبئی تک کا دھاوا کرتے ہیں۔ مگر مانگنے کے لئے یہ توفیق کسی میں نہیں کہ کمانے یا ہنر سیکھنے کے لئے ذرا بمبئی تک ہو آئے۔ ہاں یہ موقعہ ہی کہ کوئی بچا بچایا پیسہ کوئی ٹوٹا گرا پڑا برتن نکالو اور صرفہ نہ کرو۔ اپنے بچوں کو ذرا بمبئی بھیجدو وہاں سے نئی صنعتیں سیکھ کر آئیں زر خرچ کن تا امیر شوی چوں امیر شدی زر بسیار است۔ اگر تمہارے بچے نئی صنعتیں سیکھ گئے تو خرچ کیا ہوا روپیہ کما لینا کچھ مشکل نہیں۔ اور اگر گھاٹا کر رہو گے تو یقین جانو کہ اس روپیہ کو یا رہین رکھا جائیگی یا تمہارے پس ماندگان عیاشی میں اڑا دینگے۔

دُرِّ آبدار

از کابل ۲۵ جولائی ۱۹۰۰ء - جنابمن اسلام علیکم - کابل میں ۱۷ جون سے وبا ہیضہ شروع ہوئی تھی - دس پندرہ دن تک بہت زور شور رہا حتی کہ بعض اشخاص تو یہ کہتے تھے کہ دو سو تک اموات روزانہ ہوئی - قریب تہائی یا نصف کے شہر کے لوگ جو جگہ یا وسیلہ رکھتے تھے شہر سے فوراً چلے گئے - امیر صاحب یغمان - بلکہ وہاں سے بھی چند روز کے بعد ایک دو کوس دور تشریف لے گئے - سردار صاحب حبیب اللہ خان ہند کی اور سردار نصر اللہ خان چہل تن تشریف لے گئے - شہر کی دو کانات بالکل بند ہوگئیں - بلکہ سرکاری کاروبار - کارخانہ توپ و تفنگ سازی - کل دفاتر یکدم بند کر دئے گئے - فوج میں بھی بیماری بہت پھیل گئی - اور بہت سپاہی خصوصاً قلعہ شیر پور میں اس مرض سے ہلاک ہوئے - نیز یہ وبا اطراف میں بہت بڑھ گئی خصوصاً کوہستان میں سخت زور پکڑ گئی - وہاں سے آنا جانا لوگوں کا بند کر دیا گیا پیغمان کی آمد و رفت کیواسطے راہداری مقرر کی گئی - غرضکہ ایسا خوف و دہشت طاری ہوا کہ سرکاری کاروبار بھی بباعث نہ ہونے انتظام کے بالکل بند ہو گئے - لیکن اللہ جلشانہ کا ہزار ہزار شکر ہے - کہ اب بالکل تخفیف ہے - اور امید ہے کہ اگر اسیطرح تخفیف رہی تو چند روز میں یہ مرض بالکل کالعدم ہو جائیگا - مرض کے ایک ہفتہ بعد سب لوگ دعا و زاری کرنیکے واسطے شہر سے باہر ایک جگہ اکٹھے ہوئے اور ہندو و مسلمان یکجا ہو کر برہنہ سر بہت دیر تک خداوند کریم سے گریہ و زاری کرتے رہے - اللہ تعالی اپنے فضل و کرم سے مخلوق کو اس سے نجات دے - آمین -

دیگر عرض یہ ہے کہ آپکے اخبار گوہر بار میں بماہ مارچ ایک دو اشتہار منشی کریم بخش منیجر مطبع انوار الاسلام سیالکوٹ کے شائع کئے گئے تھے - جنہوں نے اپنی کتاب "پیارے نبی کے پیارے حالات" کا خاصکر اشتہار دیا تھا کہ جو شخص آخیر اپریل سے پہلے بعہ مع محصول کتاب ہم کو روانہ کر دیگا اُسکو یہ کتاب مع رسالہ کے جو ایک سال تک برابر جاری رکھا جائیگا بھیجدیجاویگی - لیکن سخت افسوس ہے کہ یہاں سے دو کتابوں کے واسطے بہے روانہ کئے گئے اور باوجود تین خطوط کے بلکہ ٹکٹ برائے جواب روانہ کرنے پر بھی کتاب نہ کیا - خط کے جواب سے بھی جواب ہے - لیکن کہانتک صبر ہوگا - آخر تنگ آمد بجنگ آمد کی نوبت ہوگی - امید ہے کہ آپ اس خط کو اپنے اخبار کے کسی گوشہ میں جگہ دیکر ممنون و مشکور فرمائینگے +

{منشی کریم بخش صاحب کے متعلق اس قسم کی اور بھی کئی شکایات اس دفتر میں موصول ہوئی ہیں - ہم جانتے ہیں کہ منشی صاحب اپنے معاونین سے کبھی مستوجب ملامت سلوک نہیں کرینگے - تاہم ایک اسلامی کارخانہ سے ایسی سہل انگاری کبھی مستحسن نہیں سمجھی جاسکتی - اور یقین ہے کہ وہ ان شکایات کا جلد انسداد کر کے کارخانہ کی نیکنامی میں کوئی حرف نہ آنے دینگے - (اڈیٹر)

از حیدرآباد دکن حجاز ریلوی جنابمن تسلیم - گزشتہ دو ہفتونمیں ملا عبد القیوم صاحب کی طبیعت کچھ علیل ہو گئی تھی اسواسطے مجلس فراہمی چندہ کی ابتک منعقد نہیں ہوئی - لیکن باوجود اس علالت کے سلسلہ خط و کتابت بدستور جاری رہا - ہندوستانی امراء تجار - علماء اور مشائخین کی خدمتمیں بزبان اردو اور عرب کے اُمراء عہد یداران مقیم حیدرآباد کی خدمتمیں بزبان عربی خطوط بھیجکر اس ریل کے فوائد اور فراہمی چندہ کی ضرورت کو جتلایا اور مجلس کارکن کے انعقاد اور ان لوگوں سے قبول ممبری کی درخواست کی - نہایت خوشی کا مقام ہے کہ ابتک جسقدر جوابات موصول ہوئے ہیں اُن میں ہر ایک بزرگوار نے دلی مسرت کے ساتھہ اپنا اتفاق اور قبول ممبری پر فخر کا اظہار کیا ہے - باقیماندہ جوابات کے موصول ہونے پر مجلس مذکور اولاً سکندرآباد میں اور پھر حیدرآباد میں منعقد ہو کر کارروائی شروع کریگی - ملا صاحب نے چند بڑے بڑے اہم رزولیوشن مجلس میں پیش کرنیکے واسطے تجویز کئے ہیں - مجلس کی منظوری کے بعد یہ جملہ رزولیوشن مع ایک مفصل اشتہار کے چھپوا کر حیدرآباد اور اطراف و جوانب کے تمام شہروں اور قصبوں میں تقسیم کئے جائینگے - تاکہ ان مقامات کی سب کمیٹیاں فراہمی چندہ میں سعی کریں اور ایک ایک کاپی اس اعلان کی اصحاب جرائد کی خدمتمیں بغرض اشاعت بھیجی جائیگی تاکہ دیگر اقطاع ہند کے مسلمانوں کو تحریک ہو -

ملا صاحب نے اس عرصہ میں دولت علیہ عثمانیہ کے قونصل جنرل محمد امین بک مقیم بمبئی سے بھی خط و کتابت کا سلسلہ برابر جاری رکھا ہے تاکہ جو احکام حضرت سلطان المعظم کی طرف سے وقتاً فوقتاً صادر ہوئے اُنکی اطلاع براہ راست ملتی رہے چنانچہ قونصل صاحب کے آخری خط مورخہ ۱۳ جولائی کے وصول ہونے پر یہ تازہ کارروائی معلوم ہوئی کہ حضرت سلطان المعظم نے ایک لاکھہ پونڈ (صحیح رقم پچاس ہزار پونڈ ترکی ہے - اڈیٹر) اس ریل کیواسطے جیب خاص سے مرحمت فرمائے ہیں اور ارشاد کیا ہے کہ روئے زمین کے تمام مسلمانوں کو اجازت ہے کہ اس کارخیر کی شرکت سے ثواب دارین حاصل کریں - یہ تخمینہ کیا گیا ہے کہ مسلمانوں کی طرف سے بیس لاکھہ پونڈ کی اعانت مطلوب ہوگی - اس تجویز اور تخمینہ کی بنیاد پر دس لاکھہ پونڈ کے ٹکٹ تیار کرائے گئے ہیں جنکی قیمت حسب ذیل ہے :-

(۱) فی ٹکٹ ۱۰ قروش - (۲) فی ٹکٹ ۱۰۰ قروش - (۳) فی ٹکٹ ۵ پونڈ - (۴) فی ٹکٹ ۱۰ پونڈ -

ملا صاحب نے بالفعل ڈیڑھہ لاکھہ روپیہ کے ٹکٹ قونصل صاحب سے طلب کئے ہیں اور حالات ملک کے لحاظ سے اُنکو اطلاع دی ہے کہ ایک روپیہ سے لیکر پانچ روپیہ تک قیمت کے ٹکٹ تعداد میں بیشتر ہوں اور ایک پونڈ سے ۱۰ پونڈ تک قیمت کے ٹکٹ تعداد میں کمتر ہوں - اور ان ٹکٹوں کی قیمت ترکی اور ہندوستانی سکوں میں بالمقابل درج ہو تاکہ دونوں ملکوں کو حساب کرنے میں سہولت ہو - علاوہ اسکے ایک نہایت عمدہ تجویز ملا صاحب کو یہ سوجھی ہے کہ حضور پرنور کی خدمت میں بتقریب جشن سالگرہ جسکی تیاریاں بہت دھوم دھام سے ہو رہی ہیں علماء و مشائخین کرام و معززین خواہان اسلام کی طرف سے ایک گذارش پیش کی جاوے کہ حجاج کی امداد کیواسطے جو چالیس ہزار روپیہ سالانہ درج بجٹ ہوتا ہے اور جسکا معقول حصہ بوجہ عدم روانگی حجاج بسبب اشاعت مرض طاعون دو تین سال سے بچت میں ہے اس کارخیر میں عطا ہونیکا حکم صادر فرمایا جائے حضور پرنور کی فیاضی اور اولوالعزمی سے امید کیجاتی ہے کہ وہ اس درخواست کو بہت کچھہ توجہ کے لائق تصور فرمائینگے اور یہ بھی اجازت دینگے کہ جس طرح قحط زدگان ریاست اور مجروحان ٹرانسوال کی ہمدردی کیواسطے عام چندہ کا حکم صادر فرمایا تھا اسیطرح حجاز ریلوی کی اعانت بھی عمل میں لائی جاوے تاکہ ہر سررشتہ کے افسر اپنے ملازمین ماتحت کی تنخواہوں سے چندہ وصول کر سکیں +

الراقم - حافظ عبد الرحمن -

بینظیر جیبی حمائل شریف مترجم یہ حمائل نہایت ہی صحیح و خوشخط - عمدہ کاغذ نفیس چھاپہ جسکی صحت آٹھہ مولویوں حافظوں قاریوں سے کرائی گئی ہے جنکی مواہیر حمائل کے آخیر میں ثبت ہیں منشی محمد عبد الغنی صاحب خلف الصدق منشی ممتاز علی صاحب مہاجر مکی مشہور خوشنویس کے ہاتھہ کی لکھی ہوئی ہے - ترجمہ مولوی شاہ عبد القادر صاحب دہلوی کا ہے مین کی عبارت پر خوشرنگ حنا کی گئی ہے - جلد نہایت عمدہ - باوجود ان خوبیوں کے ہدیہ کچھہ بھی نہیں مجلد عہ غیر مجلد عہ (کل فرمائشیں بنام منیجر اخبار وکیل امرتسر آنی چاہئیں) -

ترجمہ اردو سفرنامہ محمد ابن جبیر اندلسی یہ وہ نادر زمانہ ہے کہ جسکی عربی کی کاپی ہی میسر نہ تھی - اب اردو میں موجود ہے ۵۷۸ھ ہجری سے ۵۸۱ھ ہجری تک کے حالات سفر اس خوبی سے کہ آجتک کسی مورخ نے نہیں لکھے ہر شہر اور قصبہ کے حالات بہت شرح و بسط سے لکھتا ہے - یہ سیاح ابن بطوطہ سے سو برس پہلے تھا مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کی تو ایک ایک چیز ناپ تول کر لکھی ہے کاغذ اعلی درجہ کا چھپائی عمدہ - تحریر بے نظیر - قیمت علاوہ محصول ڈاک دو روپیہ (عہ)

المشتہر - حافظ احمد علی خان شوق مالک مطبع احمدی ریاست رامپور کوچہ لنگر خانہ

ناخواندہ مہمان

اس سے زیادہ ترقی اور
بہتر ناول آجتک انگریزی
سے ترجمہ نہیں ہوا عربی
اور ہماری عورتوں کے
لئے بہت مطلب
کے لئے کیونکہ فاذکرو
بھائی بہائی کی عشق اور
دوشیزہ کے نظیر عجیب
پھر کل بے نظیر ایک عجیب
کا اخلاقی نتیجہ آپ ہے -
پڑھیں گے
قیمت عہ
مریم
فرعون کے زمانہ
یعنی زندہ گور ایک سچا
تاریخی ناول ہے سے
شاہنشاہ فرخ سیر کے
حالات کے
اور ان کی بیوی
قیمت عہ -
منیجر
رسالہ اخبار وکیل

از مکہ معظمہ زادہا اللہ شرفاً

۶ ربیع الاول سنہ ۱۳۱۸ ہجری۔ جناب والا! السلام علیکم۔ گرامی نامہ مورخہ ۳ مئی پہنچکر میرے افتخار و مسرت کا باعث ہوا۔ آپنے میرے اس لمبے سکوت اور خاموشی کی وجہ دریافت فرمائی ہی کیا عرض کروں زمانہ کی رفتار اور دونکی ناکامی زندگی کے جھگڑوں اور مخصوص نے مجھے اس قابل ہی نہیں رکھا کہ میں آپسے سچے دوست اور عنایت فرما کو بھی اپنا درد دل لکھہ سکوں حقیقت تو یہ ہی کہ ؎

کبھی نہ چین سی رہنے دیا تمنا نے ✦ خراب خستہ ہیں اس دل کی آرزو سی رہا ✦

دمشق حجاج ریلوی لائن پر آپ مجھے مبارک باد دیتے ہیں۔ مگر حضرت اس مبارکباد کے واقعی اور سچے مستحق اور سزاوار تو آپ ہیں۔ بیشک آپکی وہ قابل تحریک خالی نہیں گئی۔ اور خدا کا شکر ہے کہ اعلی حضرت سلطان المعظم نے عین وقت پر اسطرف توجہ فرمائی۔ اسلامی دنیا اور خاصکر حجاز میں جس جوش اور سرگرمی کے ساتھہ اس لائن کی تیاری اور آمد کا انتظار اسوقت ہو رہا ہی اسکی بیان کرنے کو میرے پاس الفاظ نہیں۔ بیروت اور دمشق میں تو سامان آنا شروع ہو ہی گیا ہی اب چند روز کے بعد انجنیر حجاز کے بندرگاہوں پر پہنچ جاوینگے تاکہ منزلونکی مسافت مرکزوں اور اسٹیشنونکی اہمیت پلوں اور سڑکوں کی تخطیط معلوم کرسکیں۔ اس لائن سے ملک کی آبادی حجاج کو سہولیت تجارت کو ترقی تو جسقدر ہو جاویگی وہ محتاج بیان نہیں۔ مگر اصل مقصود اسوقت سلطنت عثمانیہ کا اس لائن سے صرف فوجی نقل و حرکت میں آسانی مدنظر ہی حجاز و یمن مرکز خلافت سے بہت دور جا پڑے تھے اور نہر سویز کے راستہ سی آمد و رفت میں زیر باری کے سوا اور بہت سی ممکن الوقوع مشکلات ضرورت کیوقت پیدا ہو جانیکا کھٹکا ہمیشہ لگا رہتا تہا اس لائن سی یہ دونوں منفصل ملک شام سی ملجانے پر دریا سے ایک حد تک سلطنت عثمانیہ مستغنی ہو جاویگی۔ اس لائن کا کام فوجی افسروں کے سپرد ہوا ہے تاکہ فوجی ضرورتونکا کام اس لائن سی پورا پورا لیا جاسکے اب سے چند ماہ پہلے تک یہ خیال عام تہا کہ عرب کی جنگلی اقوام بدو حجاز میں ریلوے لائن نہ جاری ہونے دینگے۔ مگر سلطان حال کا یہ اقبال سمجھنا چاہئے یا قبائل عرب سی حسن سلوک کہ جن لوگونکی نسبت یہ بدگمانی کیجاتی تہی وہی لوگ اس دن کا انتظار کر رہے ہیں کہ انکی وادیوں اور نخلستانونکی برابر سی انجن دوڑتا ہوا نظر آوے۔ سرکاری طور پر تو یہ امر اسوقت تک نہ شائع ہوا ہی اور نہ قابل وثوق ذریعونسی مشہور ہی مگر قسطنطنیہ کی پرائیویٹ خطوط کتابت میں اس لائن کی تیاری کا تخمینہ چودہ کروڑ روپیہ بیان کیا جاتا ہی۔ کمیشن نے پچاس لاکھہ پونڈ ترکی یعنی تخمیناً ۷ کروڑ روپیہ کا اندازہ لگایا ہی۔ اڈیٹر) جو سلطنت اب سی چند سال پہلے دیوالیہ اور مفلس کہی جاتی تہی اب وہی بیمار سلطنت بحری اور بری فوجی قوت پر کروڑوں روپیہ اور ملک کی آبادی و سرسبزی پر بے حساب دولت خرچ کر رہی ہی۔

شیخ السنوسی کا جو اثر اسوقت سرزمین حجاز پر دیکھا جاتا ہی اُسکو دیکھکر عقل حیران ہی سنوسی کا ایک خلیفہ خاص مکہ معظمہ میں موجود ہے اور اس طریقہ کے کئی لاکھہ آدمی عرب میں موجود ہیں جبل قبیس پر جو شہر کی آبادی میں ایک پہاڑی ہی اور جسکی نسبت مشہور ہے کہ حضرت نوح کی کشتی اس پہاڑ پر کھڑی ہوئی سنوسی کا تکیہ ہی۔ رجب میں ہر سال اہل مکہ مدینہ جایا کرتے ہیں اور اس زیارت کی بہت بڑی خوشی اور خاص اہتمام ہوتا ہی۔ ہر شخص ایک سائٹنی خریدتا ہی اور ہر ہر محلے والے ایک ایک دن مقرر کرکے شہر سے سائٹنیوں پر سوار ہوکر نعتیہ قصیدے پڑھتے ہوئے اور بیرقین اور علم اُٹھائے ہوئے بڑی شان و شوکت سی مدینہ کو روانہ ہوتے ہیں اور یہ سلسلہ چھہ سات روز تک برابر جاری رہتا ہی واپسی کیوقت بھی شہر میں داخل ہوتے ہوئے یہی ترتیب رہتی ہی کہ ہر محلہ والے ایک ایک دن آگے پیچھے آتے ہیں۔ ہر سال سنوسی کے مریدین بھی مدینہ جاتے ہیں شہر کے اکثر معزز اور باوقعت لوگ جو راستہ میں ہر طرح راحت و آرام کے خواہشمند ہوتے ہیں۔ وہ سنوسی کی جماعت کے ساتھہ سفر کرتے ہیں۔ راستہ میں اگر قزاقوں اور لٹیرونسی مقابلہ ہو جاوے تو جان و مال کی سلامتی کے لئے اس سے بہتر اور کوئی علاج اور چلتا ہوا منتر نہیں کہ فوراً اپنے آپکو سنوسی کی جماعت میں بیان کر دیا جاوے یہ امر مدینے بارہا اپنے عرب دوستوں سی سُنا ہی کہ بعض لوگوں کا اسباب راستوں میں بدوؤں نے لوٹ لیا اور شہر میں پہنچکر ان لوگوں نے سنوسی کے خلیفہ سے قصہ بیان کیا اور خلیفہ نے چند روز کے بعد صحیح و سالم پورا اُٹھا ہوا اسباب واپس منگوا دیا اس سے آپ سمجھہ سکتے ہیں کہ سنوسی کا اثر اور اقتدار کسقدر اس ملک میں پڑا ہوا ہی حجاز کی لوکل گورنمنٹ خصوصیت کے ساتھہ سنوسی کے خلفا کی عزت کرتی ہی اور سلطنت کیطرف سے اس طریقہ کے پیرو اور جانشینوں کا احترام بہت سی پولیٹیکل مصلحتوں سی بہت ضروری سمجھا گیا ہی جماعت السنوسی کو بھی تخت خلافت کے ساتھہ جو تعلق اور ربط سلطان حال خلد اللہ ملکہ کیوقت میں ہوا ہی وہ پہلے نہ تہا۔

حج کے بعد مکہ معظمہ اور جدہ میں بخار اور چیچک کی شکایت سُنی جاتی تہی۔ مگر اب عرصہ سی فضل الٰہی ہی جدہ میں سال گذشتہ کی طرح طاعون کے چند کیس ہوئے تھے مگر پندرہ بیس روز سے کوئی موت اس مرض سی نہیں ہوئی۔ فقط ✦

حامداً و مصلیاً۔ مکرمی معظمی جناب اڈیٹر صاحب اخبار وکیل

السلام علیکم و رحمۃ اللہ آپکی سعی ہر کار خیر میں قابل تحسین ہی۔ خدا تعالی قبول فرمائے۔ بالخصوص شام حجاز ریلوی کی اعانت کے لئے جو کہ نہایت ہی کار خیر اور صدقات جاریہ میں سے ہی۔ آپکا تحریک دلانا اور حضرات ناظرین اخبار وکیل کو اس کار خیر کی طرف توجہ دلانا ثواب عظیم کا حصہ لینا اور الدال علی الخیر کفاعلہ بننا ہے اللہ تعالی کامیابی عطا فرمائے میں سر دست اس کار خیر کیلئے سو جلد ارشاد رحمانی اور ساتھہ نسخے شرح مسلم الثبوت کے دینا چاہتا ہوں اگر آپ

مصنوعی دانت

۔ ہماری کارخانہ میں خالص پتھر کے ولایتی دانت خوبصورت اور مضبوط جو کہ منہہ میں لگانیسی مثل قدرتی دانتونکے دکھائی دیتے ہیں بلکہ جنسی قریباً ہر ایک چیز کہائی اور چبائی جاسکتی ہی لگائی جاتی ہیں اور قیمت بھی بہ نسبت انگریزونکے بہت کم رکھی ہی۔ ہمارے پاس بطور شہادت ہزارہا سارٹیفکٹ یوروپین و دیسی افسران و ساہوکاران کے موجود ہیں۔

مصنوعی آنکھہ ساخت امریکہ

۔ آنکھہ مصنوعی جو مثل گلاس بنی ہوئی ایک چشم کے قدرتی عیب کے چھپانے کیلئے عمدہ چیز ہی مثل اصلی آنکھہ کے پتلیاں ہر رنگ کی سرخ ڈورے پڑے ہوئے ہیں بغیر تکلیف حلقہ چشم کے اندر بٹھائی جاتی ہی بمشکل تمیز ہوتی ہی کہ یہ آنکھہ قدرتی ہی یا مصنوعی ✦ نوٹ۔ زنانی دانت و آنکھہ عورت لگاتی ہی۔ بیرد نجات کیواسطے خاص انتظام ہی

المشتہر۔ ڈاکٹر جلال الدین و محمد الدین دندان ساز ساکن قصور حال وارد امرتسر

بازار بیچہ بندان متصل ڈیوڑھی کرموں (جواب طلب امور کے لئے آدہ آنہ کا ٹکٹ بھیجنا چاہئے)

ایک پادری کا نیک نام

پادری اے۔ اے۔ پاور ساکن ایمپور یا ضلع کان پور لکھتے ہیں مجھے سفراوی قولنج کا ایکدفعہ سخت دورہ ہوا میں نے چمبرلین کی دوائی قولنج و ہیضہ و اسہال Johnnerlains Colic Cholera & Diarrhea Remedy کی ایک بوتل خرید کی اور دو خوراکیں استعمال کیں جنسی مجھے کامل شفا ہو گئی۔ یہی پادری صاحب پھر لکھتے ہیں میرا ایک ہمسایہ جو گلی کی دوسری طرف رہتا تہا درد قولنج ایک ہفتہ تک بیمار رہا اُسنی دو تین بوتلیں ڈاکٹر کے نسخے کی تین چار دن میں استعمال کیں۔ اس سی کچھہ فائدہ نہوا۔ اور اور ڈاکٹر کو بلایا جب اُسکے علاج سی بھی چند دنوں کچھہ افاقہ نہ ہوا تو اُسے جواب دیدیا۔ دوسری صبح اُسے دیکھنے گیا۔ تو اُس نے کہا کہ انتڑیوں کی پیچش سے میری حالت سخت نازک اور تکلیف دہ ہو رہی ہی خون کے مروڑ ہر وقت جاری ہیں۔ میں نے اُس سی پوچھا کہ تم نے چمبرلین کی دوائی قولنج و ہیضہ و اسہال بھی استعمال کی ہی۔ اُس نے جواب دیا نہیں۔ یہ سنکر میں گھر سے اپنی بوتل لے گیا۔ اور اپنے ہاتھہ سی ایک خوراک دی اور کہا کہ اگر اس سی افاقہ نہو پندرہ بیس منٹ بعد دوسری خوراک پینا۔ لیکن اُسی پہر دوائی پینے کی ضرورت نہ پڑی ایک ہی خوراک سی بالکل چنگا بھلا ہو گیا۔

یہ دوائی شیخ فیروز الدین سوداگر ادویات ہال بازار امرتسر سے مل سکتی ہے

مناسب سمجھیں تو اپنے طور اشتہار دیدیجئے۔ خریدار جب پیدا ہو جائیں اُسوقت یا قبل جب فرمائیں کتابیں آپکی خدمت میں بھیجدونگا محصول میرے ذمہ ہوگا۔ دس مہینہ میں اگر یہ کتابیں فروخت ہو جائیں تو سو روپیہ کی اعانت ہو جائیگی۔ جواب طلب ضروری۔ والسلام۔ پتہ۔ مولوی نور الدین تاجر کتب مصریہ کانپور (مناسب ہو کہ جناب مولوی صاحب خود ہی ان کتب کو فروخت کر کے عطیہ نقد ارسال فرماویں جو صاحب ان کتابوں کو خریدنا چاہیں وہ مولوی صاحب ممدوح سے ہی انکو طلب فرماویں۔ اڈیٹر)۔

مسجد قصبہ نوہر ریاست بیکانیر کے لئے حسب ذیل معاونین وکیل نے سید فخر الحسن صاحب ڈاکٹر قصبہ مذکور نوہر عطیہ ارسال فرما کر سعادت دارین حاصل کی ہے:۔

خریدار اخبار وکیل نمبر ۱۱۵۲ (۸ر) جناب حاجی احمد اللہ شاہ صاحب رئیس بھڑاپچ جیب خاص (۵) اور دیگر اصحاب (للہ)۔ جناب منشی مظہر حسین صاحب تحصیلدار چکوال ضلع جہلم (۵) جناب پیر محمد صاحب تحصیلدار دہمتری ضلع رائے پور ممالک متوسط (جیب خاص ۵) منشی اسحاق صاحب (۵) محمد رحیم علی خانصاحب (۵) منشی شرف الدین صاحب ساکن جہلم از حیدرآباد دکن (۴) میزان کل للہ علیہ ۱۱۵۲

اردو ڈیفنس کمیٹی نے حسب ذیل عام دعوتی خط بتاریخ ۲۶ جولائی لکھنؤ سے شائع کیا ہے:۔

جناب من۔ اردو ڈیفنس کمیٹی نے باتفاق رائے کمیٹی علیگڈھ اور دیگر کمیٹیوں کے جو مختلف اضلاع میں اُردو ڈیفنس کے لئے قائم ہوئیں یہ تجویز کی ہے کہ ۱۸ اگست روز شنبہ کو ۷ بجے صبح لائل ہال رفاہ عام میں شمالی ہندوستان کے لائق اور معزز اہل وطن کا ایک جلسہ منعقد ہو۔ تاکہ اُسمیں گورنمنٹ کے رزولیوشن مورخہ ۱۸ اپریل ۱۹۰۰ء پر جسکی رو سے عدالتوں میں ناگری حروف جاری کرنیکی اجازت دی گئی ہے غور اور مشورہ کیا جائے۔

جو حضرات اس کمیٹی میں تشریف لانیکا ارادہ فرمائیں انکو چاہیئے کہ مسئلہ زیر بحث کی حقیقت سے پوری واقفیت حاصل کریں اور گورنمنٹ کے رزولیوشن کا جواز بعض فرقوں کی حالت موجودہ پر پڑیگا اُسکو بخوبی سوچیں اور سمجھ لیں کہ اس جلسہ کا مقصد عوام میں ایجیٹیشن پھیلانا نہیں ہے بلکہ صرف اس بات کو دیکھنا اور اسپر بحث کرنا مقصود ہے کہ اس رزولیوشن زیر بحث سے ملک کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً کیا کیا نقصان پہنچینگے اور اُن نقصانات کی مدافعت کس طرح کی جا سکتی ہے۔ اور بغیر تعصب اور مبالغہ کے وہ نقصانات کہانتک اور کس نہج سے گورنمنٹ کی خدمت میں پیش کرنے مناسب ہیں۔

کمیٹی نے ایک میموریل تیار کیا ہے جو جلسہ کے روز تمام اہل الرائے حضرات کے روبرو جو اُس روز جلسہ میں شریک ہونگے پیش کیا جائیگا اور اُسمیں مشورہ لیا جائیگا۔ اِس لئے اُن تمام اصحاب سے جو اس معاملہ میں دلچسپی رکھتے ہیں اور اس مسئلہ میں غور کرنے اور صلاح دینے کا ارادہ کرتے ہیں جو اُردو زبان اور فارسی خط کے دفاتر سرکاری میں قائم رہنے کے حامی ہیں اور جنپر بلحاظ اپنی قابلیت درجہ عزت اور استطاعت کے اپنے بھائیوں کے حقوق کی حفاظت فرض ہے۔ درخواست کیجاتی ہے کہ تاریخ و وقت معینہ پر جلسہ میں شریک ہوں اور اپنی رائے اور مشورے سے اس ضروری معاملہ میں مدد فرمائیں تاکہ اتفاق رائے سے جو میموریل منظور کیا جائے وہ عالی جناب ہز آنریبل سر انٹونی میکڈانل۔ جی۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ لفٹنٹ گورنر ممالک مغربی و شمالی و چیف کمشنر اودھ کے حضور میں پیش کیا جائے اور ہمکو جناب ممدوح کی منصف مزاجی سے عالیپرور کی

جون اور جولائی کے مہینوں میں ہمارے بچے کے دانت نکل رہے تھے جس سے اُسے اسہال جاری ہو گیا تھا اور معدہ میں خرابی پڑ گئی ہے۔ دن میں اسی پانچ سے لیکر آٹھ مرتبہ تک اجابت ہوتی ہماری گھر میں چیمبرلین کی دوائی قولنج و ہیضہ و اسہال Chamberlains Colic Cholera & Diarrhoea Remedy موجود تھی اسمیں سے مینے چار قطرے چمچہ بھر پانی میں اُسی پلا دئے جس سے اُسے فی الفور آرام ہو گیا۔ راقم ساد۔ پی۔ ایم۔ ہال۔ ڈے۔ ساکن ڈیمنگ ضلع اٹک پنجاب۔

یہ دوائی شیخ فیروز الدین سوداگر ادویات ہال بازار امرتسر سے مل سکتی ہے

از بنگلور جشن میلاد سرور عالم صلعم } حسب تحریک انجمن اسلام مسکر بنگلور سکرٹری جماعت مومنین کی جانب سے مسلمانان بنگلور سٹی کی خدمت میں ہشتم شہر ربیع الاول شب کے آٹھ بجے جیوبلی دار الاخبار جماعت مومنین بنگلور سٹی میں حضرت سرور کائنات صلعم کے جشن ولادت کے روز کل اہل اسلام دوکانیں بند رکھنے کے باب میں مشورہ کرنیکے لئے تشریف لانیکی اطلاع بذریعہ اشتہار دی گئی۔ وقت مقررہ میں بہت سے تجار و سوداگر جمع ہوئے اور کارروائی شروع ہوئی۔ جناب حکیم حفیظ اللہ خانصاحب کی تحریک اور جناب مہتر غلام رسول صاحب کی تائید اور اتفاق اہل مجلس سے جناب مولانا مولوی حاجی میر کاف صاحب قادری حسنی الحسینی مسند صدارت پر متمکن کئے گئے۔

جناب حکیم صاحب ممدوح نے اجلاس کمیٹی کی غرض بیان کر کے مسلمانوں کے باہمی اتفاق اور حسن عقیدت سے مذہبی اصول کی پابندی کے عمدہ نتائج و فوائد کو اپنی فصیح السانی سے مختصر پیرایہ میں بیان فرما کر اہل مجلس کو نہایت مسرور فرمایا۔ اتفاق آراء سے مرقومۃ الذیل رزولیوشن پاس کئے گئے۔

(۱) بارہویں شہر ربیع الاول کو تمام اہل اسلام بنگلور سٹی اپنے اپنے دوکانیں بند کی ہیں۔

(۲) نبی اکرم صلعم کی ولادت باسعادت کی جوش مسرت کے اظہار کے لئے اہل اسلام مسجد نواب محمد ابراہیم شاہ صاحب واقع کمار پیٹ جمع ہو کر خوشی منائیں۔

(۳) مسجد مذکور میں جناب مولانا مولوی حافظ حاجی سید محمد مرصاد صاحب قادری حسنی الحسینی المخاطب بہ سراج العلماء ظہر سے عصر تک وعظ فرماویں۔

(۴) شب دوازدہم میں قصیدہ خوانی ہووے۔

(۵) روشنی وغیرہ کا انتظام عمدہ کیا جائے۔

(۶) شیرینی و خوشبوئی تقسیم کیجاوے۔

جناب منشی عبد الظاہر صاحب سکرٹری دار الاخبار جماعت مومنین نے تاریخ مقررہ میں دار الاخبار کے بند کرنیکی درخواست کی جسکی منظوری باتفاق آرا ہوئی۔ صدر انجمن نے نہایت بلاغت سے وعظ فرمایا جسکی پر اثر تقریر نے اہل مجلس کو نہایت محظوظ فرمایا۔

سکرٹری جماعت مومنین کے صدر انجمن کا شکریہ ادا کرنیکے بعد جلسہ ختم ہوا حسب رزولیوشن نمبر ۴ شب دوازدہم کو مسجد مذکور الصدر میں نہایت بارونق روشنی کی گئی بہت سے عاشقان رسول اکرم صلعم جمع آئے

میرا بچہ مرض اسہال سے سخت بیمار ہو گیا۔ ڈاکٹر کے معالجہ سے اُسے کچھ افاقہ ہوا بطور آخری تدبیر ہم نے چیمبرلین کی دوائی واسہال و قولنج Chamberlains Colic Cholera & Diarrhoea Remedy کا استعمال کیا اور اس سے یکلخت کامل شفا ہو گئی۔ راقم جے۔ ایچ۔ ڈکسا۔ ساکن ولیر ضلع اورنگان۔

یہ دوائی شیخ فیروز الدین سوداگر ادویات ہال بازار امرتسر سے مل سکتی ہے

تقابل ہمیشہ یعنی تورات و انجیل اور قرآن کا مقابلہ کرنے کی کوئی کتاب آجکل اس طرز کی نہیں آتی ہیں کہیں ہی ضرور ہیں ضرورت ہے جو مقابلہ کرنے کے لئے آجکل ضروری ہے کتاب اور بالمقابل ہر ایک پیرا اور عبارت صفحہ کتاب کی عبارت میں حتی کتاب کالموں میں حتی عبارت کے نیچے کے نیچے کے ساتھ ہی ساتھ ہی ہو جو ہو جو ہو جو

قصائد خوانوں نے اپنی خوش الحانی سے اہل مجلس کو نہایت محظوظ فرمایا۔

اور حسب رزولیوشن نمبر ۳ بارہویں تاریخ میں مسجد مذکور نہایت آراستہ و پیراستہ کی گئی اہل اسلام نہایت ذوق و شوق سے جوق جوق جمع آئے جناب واقف اسرار صوری و معنوی مولانا مولوی مرشد حاجی حافظ سید محمد مرصاد صاحب قادری حسنی الحسینی المخاطب بہ سراج العلماء نے نماز ظہر سے عصر تک اس عمدگی سے وعظ فرمایا کہ اہل مجلس محو و مستغرق باخضوع و خشوع بیٹھے آفرین و تحسین کے نعرہ بلند کر رہے تھے سکر بنگلور سے اس مشہور عالم کے وعظ سے مستفید ہونیکے لئے لوگ باشتیاق تمام آرہے تھے مگر گنجائش جگہ کی نہ رہی تھی اسلئے نا یوس واپس ہونا پڑا بعد عصر کے شیرینی تقسیم ہوئی اور وعظ ختم کیا گیا۔ یہی پہلا موقع ہے کہ اہل اسلام بنگلور نے اس مبارک روز میں کاروبار معطل کر کے خوشی منائی۔ سکرٹری جماعت مومنین بنگلور ٹی۔

تاجر سید عبد القادر

(احاطہ مدراس) شہر والمنباڑی اور اسکی موجودہ حالت

جناب مکرم بندہ اڈیٹر صاحب تسلیم مزاج شریف۔ جنابمن مجکو بہت دنوں سے یہ خیال تھا کہ میں بھی اپنے وقتیں سے کچھ حصہ ناظرین اخبار وکیل امرتسر کی خدمتگذاری کے لئے وقف کردوں مگر عدیم الفرصتی نے مجکو اسقدر مجبور کر دیا تھا کہ صرف اپنے ارادے ہی سے نہ ہاتھ اٹھانا پڑا بلکہ میری اکثر دلی آرزوؤں پر صاف پانی پھر جاتا رہا۔ مگر الحمد للہ چند دنوں سے کچھ اطمینان قلبی حاصل ہوا ہے اب بیفکری ہے اور انشاء اللہ آئندہ کچھ نہ کچھ پیش کرتا رہونگا میں اس سلسلہ کی ابتدا مذکور الصدر شہر کے تذکرہ سے کیا چاہتا ہوں۔ کیونکہ یہ شہر میرا خاص وطن ہونیکے علاوہ دیگر قصبات مدراس کے برعکس ہندوؤنکی قلت اور مسلمانوں کی کثرت اور انکی خوشحالی کی وجہ سے مدراس پریسیڈنسی میں یک گونہ فوقیت رکھتا ہے۔ اور ازیں سبب اطراف و جوانب کے مسلمانوں میں نہایت اعزاز کی نظر سے دیکھا جاتا ہے مجھکو کامل امید ہے کہ میری اس تحریر کو اپنے قیمتی اخبار میں جگہ دینے سے دریغ نہ فرمائینگے۔

شہر والمنباڑے اور اسکی ہیئت۔ یہ شہر مدراس سے قریباً ایکسو پچیس میل کے فاصلہ پر غربی جانب ایک سبزہ زار میدان میں واقع ہے اسکے اطراف و جوانب میں اور شہر کے اندر آم و ناریل کے باغات بکثرت واقع ہیں جنکے قلمی آم بہت دور دراز ممالک میں بکثرت جاتے ہیں شہر کے اندرونی حصہ میں دو خشک دریا موجود ہیں انکی ناموزوں روش نے صرف شہر کی ہیئت کو ہی نہیں بدلدیا۔ بلکہ رونق و زیبائش کو بھی ملیا میٹ کر دیا ہے اگرچہ یہ دونوں دریا عموماً خشک رہتے ہیں مگر برسات کے موسم میں جب پانی سے لبریز ہو جاتے ہیں تو نہایت تکلیف دہ بن جاتے ہیں کیونکہ انپر کوئی پل نہیں ہے جب ساتی پانی اپنی سیلانی دکھانی شروع کر دیتا ہے اُسوقت یا تو ٹٹی کی کشتیوں کے وسیلہ سے پار ہونا پڑتا ہے یا دریا میں اتر کر۔

میونسپلٹی۔ اگرچہ میونسپلٹی کو یہاں سکہ جائے قریب بارہ برس کے ہوگئے ہیں ہنوز (پل) کے لئے کوئی بندوبست نہیں کیا گیا۔ اسکا سبب روپیہ کی قلت بتایا جاتا ہے۔ میں حیران ہوں کہ تیئیس ہزار روپیہ کی سالانہ آمدنی کن رفاہ عام امور میں صرف کیا جاتا ہے۔ آیا سڑکیں بنائی جاتی ہیں۔ یا نالیاں باندھی جاتی ہیں یا کوئی اور کام کئے جاتے ہیں جنسے رعایا کو کافی فائدہ متصور ہو۔ اسموقعہ میں اُنکی بنائی ہوئی سڑکیں اور نالیونکا کچھ تذکرہ کر دینا شاید غیر مناسب نہوگا۔ سبحان اللہ سڑکیں ایسی خوبی سے بنائی گئی ہیں اور ایسی صاف و شفاف نظر آرہی ہیں کہ انکی نظیر شاید ہی کسی شہر میں ہو۔ یہی وجہ ہے کہ یہانکی متمول دولتمند و تجار باوجوا اور شہروں میں جو انکی تجارتگاہ ہیں اکثر گھوڑی گاڑی رکھنے کے یہاں فٹن و کوچ وغیرہ جیسی نازک گاڑیاں رکھنے کا نام تک نہیں لیتے کیونکہ انکو یہ ازحد خوف ہے کہ ان گاڑیونکی روانی سے کہیں آئینہ مثل سڑکوں میں رخنہ پڑکر باز پرس کی حد تک نہ پہنچ جائے۔ نالیونکا تو کوئی پوچھنا ہی نہیں۔ طرہ یہ کہ موریوں میں سے پانی باہر نکلنے کی سخت ممانعت ہے خواہ وہ غلیظ پانی ہو یا اچھا اگر کسی کے گھر میں سے غسل وغیرہ کا پانی صاف ستھرا سہوا یا خطاً باہر نکلکر نالیاں نہونیکی وجہ سے سڑکوں میں روانی اختیار کر گیا تو فوراً اُسپر مقدمہ دائر ہوکر باز پرس کے لئے سمن جاری ہو جاتا ہے۔ سمن کی موافق اگر حاضر ہو گیا تو خیر چار پانچ روپیہ کے جرمانہ میں خلاصی ہوگئی۔ ورنہ اُسپر وارنٹ جاری ہو جاتا ہے۔ یہ ہے ہماری شہر کی میونسپلٹی کی حالت محصولات تو بہ نسبت اور شہرونکے دوگنے بڑی شدت سے وصول کئے جاتے ہیں اور کارروائی ایسی ہے کہ کچھ ٹھکانا ہی نہیں۔ مدراس پریسیڈنسی کے اور شہرونکی ٹول گیٹوں پر (وہ مقام جہاں باہر سے آنیوالی گاڑی وغیرہ سے محصول لیا جاتا ہے) بارداری گاڑی پر فی گاڑی دو آنے اور خالی گاڑی سے ایک آنہ محصول بطور چنگی لیا جاتا ہے۔ خاص مدراس میں بھی یہی حال ہے۔ مگر یہاں دوگنا یعنی باردار گاڑی سے چار آنے اور خالی گاڑی سے دو آنے۔ کیا یہ بے انصافی نہیں ہماری عادل گورنمنٹ کیوں اسپر توجہ نہیں کرتی اور کیوں رعایا کو اس سختی سے نہیں چھڑاتی۔ اگر اسکا حال اور چند سے یونہی رہیگا تو میں گمان کرتا ہوں کہ غالباً شہر کی رونق بہت

آب و ہوا اور پیداوار۔ یہاں کی آب و ہوا نہ گرم ہے نہ سرد معتدلانہ درجہ رکھتی ہے موسم بھی ایک انداز پر ہے نہ گرمی اسقدر سخت پڑتی ہے کہ جس سے طبیعت گھبرا جاوے نہ جاڑا اس شدت سے محسوس ہوتا ہے کہ جس سے ہاتھ پاؤں اکڑ جاویں۔ یہانکی پیداوار آم۔ ناریل۔ املی وغیرہ ہیں مگر کھجور کے درخت کا نام بھی نہیں ہاں کھجور کے قسم کا ایک درخت ہوتا ہے اُسکی صورت شکل اور پھل وغیرہ بعینہ کھجور جیسا ہوتا ہے اُسکی یہاں بہت کثرت ہے اسمیں سے ایک قسم کی نشہ دار پانی نکالا جاتا ہے جسکو یہاں سیندی کہتے ہیں اسکے علاوہ ناریل اور تاڑ کے درختوں سے بھی اس قسم کا پانی نکالا جاتا ہے تاڑ کے پانی کو تاڑی کہتے ہیں گنا یہاں کثرت سے ہوتا ہے جس سے گڑ بنایا جاتا ہے اناج میں گیہوں کے سوا باقی غلہ مثلاً دھان (چاول) جوار باجرا وغیرہ کثرت سے ہوتے ہیں مگر گیہوں بالکل پیدا نہیں ہوتی یہاں اسکی سخت ضرورت بھی نہیں یہانکی تمام باشندے چاول ہی پر گذارہ کر لیتے ہیں غریب غربا اور نادار لوگ جوار باجرا پر اکتفا کرتے ہیں گاہ بگاہ میزبانی کے موقعوں میں تھوڑا کچھ گیہوں خرچ کیا جاتا ہے جو شولاپور وغیرہ شہروں سے آتا ہے۔

آبادی اور اسکی تفصیل یہاں قریباً بائیس ہزار آدمی کے آباد ہیں اور یہ تین فرقوں میں تقسیم ہیں انکی تفصیل حسب ذیل ہے:

الف۔ مسلمان۔ یہ تعداد میں اندازاً ستره ہزار کے ہیں یہ سب عموماً تجار اور محنتی جفاکش ہیں انکا ذریعہ معاش تجارت ہے تجارت کے سوا دوسرا پیشہ بالکل نہیں کرتے۔ سرکاری صیغونمیں انکا نام تک نہیں انکی تجارتی کوٹھیاں ہندوستان کے اکثر شہرونمیں ہیں وہ تجارت چمڑے و پارچہ کی اکثر کرتے ہیں۔ بہت کم ہیں جو تجارت غلہ وغیرہ کی کریں۔ چونکہ ہم کو ان مسلمانوں کے تمدن و اخلاق اور حسن معاشرت اور تعلیم و تدریس کے متعلق ایک طول طویل بحث کرنی مقصود ہے ازیں سبب یہ مناسب معلوم ہوتا ہے انکے بقیہ حالات کو اور موقعہ کے لئے اٹھا رکھکر اور مطالب کیطرف رجوع ہو جائیں۔

ب۔ ہندو۔ یہ تعداد میں کچھ زیادہ پانچہزار سے ہیں اور کئی فرقوں پر منقسم ہیں ہم بنظر سہولت ان سب کو چار حصوں پر تقسیم کر کے ہر ہر حصہ کو فرداً فرداً بیان کر دینا عین مصلحت سمجھتے ہیں۔

اول۔ برہمن یہ تعداد میں بہ نسبت اور فرقونکے بہت کم ہیں مگر انکا رسوخ اور ہندوؤں پر بہت ہے۔ انمیں اکثر سرکاری صیغونمیں ممتاز ہیں بعض دیبروں مندروں میں ہیں۔ کچھ منسٹر (پوجاری) بنکے بیٹھے ہوئے ہیں۔ دوم۔ تجار انمیں کئی فرقے ہیں جنکو نمبروار بیان کرتا ہوں۔ ۱۔ تیلی (ششٹی) انمیں بعضے بذات خود تجارت کرتے ہیں مگر انکی تجارت خاص اسی شہر تک محدود ہے بہت کم ایسے ہیں جو اطراف و جوانب کے نزدیک شہروں میں تجارت کے لئے سفر کرتے ہیں اور بعضے اور ونکے وسیلہ سے یعنی اپنے سرمایہ کو مسلمانونکی تجارتی کارخانونمیں بغیر سود کے لگا کر اُسکے نفع کے حصہ پر اکتفا کئے ہوئے ہیں اور بعضے نوکری پیشہ یعنی مسلمانونکی تجارتگاہونمیں منشی گری وغیرہ کاموں پر لگے ہوئے ہیں اور بعضے محنتی پیشہ اختیار کئے ہوئے ہیں ۲۔ مدلی۔ انکی حالت بھی مذکورہ بالا فرقہ کی ایسی ہی ۳۔ بنیا۔ یہ لوگ بذات خود تجارت کرتے ہیں انکی تجارت بھی اسی شہر تک محدود ہے تیسرے اہل حرفہ ان میں بھی کئی فرقے ہیں۔ ۱۔ سنار ۲۔ لوہار ۳۔ بڑھئی۔ ان تینوں فرقونکو آچاری کے لقب سے ملقب کیا جاتا ہے۔ ۴۔ معمار۔ ۵۔ جولاہے۔ چوتھے محنتی ان میں بھی فرقے ہیں۔ ۱۔ رنگاری۔ (راؤ) یہ لوگ رنگائی کے علاوہ درزی گری بھی کرتے ہیں۔ ۲۔ دھوبی۔ ۳۔ حجام۔ دایہ گری کا کام انہیں کی عورات کے متعلق ہے پانچویں نیچ قوم۔ انکے چار فرقے ہیں۔ ۱۔ دیبر۔ یہ لوگ نہایت جفاکش اور محنتی ہوتے ہیں مٹی وغیرہ کی ڈھوئی ہی لوگ کرتے ہیں۔ ۲۔ چمار جوتا سینے والا۔ ۳۔ جھاڑو کش۔ ۴۔ مہتر (حلال خور) ان سب میں ذاتی پابندی بہت ہوتی ہے باستثنا نیچ قوم کے کوئی فرقہ ایسا نہیں جو غیرونکے ہاتھ سے پانی تک پی جاوے مگر برہمن کے ہاں سب کھا پی لیتے ہیں۔ برہمن بسبب سرداریت کے کسی کے ہاں نہیں کھاتا نیچ قوم سب فرقوں کے ہاں بلکہ مسلمانونکے ہاں سے بھی کھا لیتے ہیں ان سب کی خورد و نوش اور پوشاک سب ایک ہی وضع کی ہوتی کسی میں کچھ تفاوت نہیں ہے۔ انکی پوشاک۔ کمر میں ایک تہ بند باندھ لیتے ہیں اور بدن پر کرتا یا کوٹ سر پر عمامہ یعنی پٹکا ہاتھ میں ایک دستی رومال سر کی چوٹی میں بال رکھنا اور کان کی لو کی میں بالی ڈالنا انکو مذہب میں واجب سمجھا

کیا آپ عربی پڑھنا چاہتے ہیں۔ چاہئے مسلمان ہو یا اپنی بھی ہو زبان عربی نہ پڑھنے سے جو آپ کو دقت ہو رہی ہے اسکو رفع کرنے کے لئے ہمارے مدرسہ میں تشریف لائیے ہر کل مع دو وقت ہر روز ہے نماز ظہر کے بعد خوشخبی کا دوسرا وقت ہے نماز عصر کے بعد اسلامی نماز کے احکام مع ترجمہ اردو سکھائے جاتے ہیں۔ ہر مذہب و ملت کے آدمی بلا تکلف آسکتے ہیں۔ عیسائی آریہ اور ہندو کسی کو بھی اعتراض کا احتمال نہیں ہے۔ خلیل بن عبد الرحمن ۔۔۔ اپنی طرز کا منفرد مدرسہ ہے۔ قیمت سبق ۔۔۔ ناسخ اور زیادہ کے ارباب سکھائے جاتے ہیں۔ ۔۔۔ دوسرے دوستوں میں جاتے ہیں۔ کسی رئیس کے خاندان کے ۔۔۔ نہیں ہے۔ ۔۔۔ دوم ۔۔۔ الشاب ۔۔۔ وکیل ۔۔۔ خبار ۔۔۔ نیجر

اسلامی خبریں

فہرست چندہ مدرسہ صولتیہ مکہ معظمہ جو دفتر اخبار وکیل میں موصول ہوا

میزان مندرجہ اخبار وکیل مورخہ ۶ اگست ۱۹۰۹ء سابق ۱۴ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

ہندوستان کی خبریں

ڈیرہ غازیخاں کی قسمت کا فیصلہ اسی مہینہ ہو رہیگا۔ کیونکہ دریائے سندھ کی طغیانی عموماً ۱۸ سے ۲۲۔ اگست تک پوری زور پر رہتی ہے۔ اگر چڑھاؤ زیادہ ہوا تو شہر کو بچانے کی بہت کم امید ہے۔

ماہچال کوکوہاٹ کی قلعہ نشین فوج میں صرف دو موتیں ہیضہ سے ہوئیں۔ ایک موت تو قلعہ لاکہارٹ میں اور دوسری قلعہ سنڈیمن میں واقعہ ہوئی

سڈنی ملک آسٹریلیا میں ۱۹۔ جنوری کو وبا پھوٹی تھی اور اجتک وہاں صرف تین سو وارداتیں ہوئی ہیں۔ اسی حساب سے بمبئی میں دو سو پانچ یا دو سو دس اموات ہونی چاہئے تھیں۔ سڈنی میں تعداد اموات صرف ایک سو ہے۔ یہ تو ہر شخص جانتا ہے کہ ہندوستان میں یورپین اور یورپنین (دوغلہ) لوگوں میں دیسیوں کے مقابلہ بہت کم اموات واقعہ ہوتی ہیں۔ یعنے چالیس فیصدی سے بھی کم۔ لیکن پھر آسٹریلیا کی تعداد اموات کے مقابلہ میں یہ بہت زیادہ ہیں۔ وہاں تو وبا۔ تپ محرقہ سے ہی کم مہلک ہے۔ شہر سڈنی کو صاف کرنے پر تو تین ہزار پونڈ خرچ کئے گئے ہیں۔ ہزاروں ٹن گندگی اٹھا کر سمندر میں غرق کی گئی اور تیس ہزار چوہے فنا کئے گئے۔

پشاور جرود لائن خوب ترقی کر گئی ہے۔ یہ فی الحقیقت تو تمام و کمال پہنچ چکی ہے۔ اور اس ہفتہ میں پہلا انجن اسپر گذر چکا ہوگا۔

میسور گورنمنٹ کے حکم سے سب ڈپٹی کمشنروں اور عملداروں نے جہاں جہاں غلہ کی قیمت چڑھ گئی ہے وہاں اناج کے ذخیرہ قائم کئے ہیں۔ اور وہاتیوں کو اناج قیمت خرید پر دیا جاتا ہے۔

بمبئی ۲۴۔ جولائی۔ آج سترہ (اور بیمار ہوئے۔ سولہ موتیں واقعہ ہوئیں۔ ہیضہ سے ۵۹ بیمار اور ۴۷ موتیں ہوئیں۔ کل ہوا عشے ۲۳۷ مرے۔ اس ہفتہ کل ایک ہزار پانچسو چوبیس اشخاص فوت ہوئے۔ حالانکہ پچھلے ہفتہ کل موتیں ایک ہزار دو سو انیس تھیں۔ جنمیں سے اکیاسی وبا کے باعث اور تین سو ستائیس ہیضہ کے باعث واقع ہوئیں سرکاری تحقیقات سے معلوم ہوتا ہے کہ ضلع رہتک میں کثرت اموات کی وجہ قحط نہیں بلکہ بخار ہے۔ جو احتیاط درہ خیبر میں کی گئی ہے معلوم ہوتا ہے کہ اس سے ہیضہ کا سیر کابل سے مشرق کو رک گیا ہے۔ کیونکہ پشاور تا حال اس مرض سے بالکل آزاد ہے

۱۹۰۶-۹۷ء میں ہندوستان کی ریلوں کی کل آمدنی میں بہت ترقی ہوئی ہے۔ یکم اپریل سے ۷۔ جولائی تک کل اضافہ آمدنی ساڑھے اکاسی لاکھ ہے۔ اور یہ صرف ایک سماہی کا اضافہ ہے۔ صرف ایک ریلوے ہے جسکو بجائے زیادہ کے آمدنی کم ہوئی ہے۔ اور یہ ہماری نارتھ ویسٹرن ریلوے ہے۔ اس ریلوے کی آمدنی میں ۲۶ لاکھ کی کمی ہے۔ پچھلے سال اسکو چودہ ہفتوں میں ایک کروڑ گیارہ لاکھ آمدنی ہوئی تھی اور امسال صرف ۸۵ لاکھ آمدنی ہوئی ہے۔ اسمیں تو کوئی شک نہیں کہ پنجاب میں فصل کی ناقص حالت کے باعث آمدنی میں اسقدر کمی ہوئی ہے۔ اناج کی وہ کثرت نہیں کہ ملک کے باہر بھیجا جاتا اور چونکہ ملکی ضروریات کے لئے باوجود گرانی قیمت کے غلہ کافی موجود تھا۔ اسلئے باہر سے بھی نہیں لایا گیا۔ سب سے زیادہ اضافہ راجپوتانہ مالوہ کی چھوٹی پٹڑی کی ریل کو ہوا ہے۔ جسکو پونے چوبیس لاکھ کی زیادہ آمدنی ہوئی ہے۔ وجہ یہ ہے کہ راجپوتانہ اور شمالی بمبئی کے سخت قحط کے باعث شمالی ہندوستان سے ادھر کو دھڑا دھڑ اناج جا رہا ہے۔

ایک میونسپل ایڈریس کے جواب میں سر ایڈمنڈ الل نے قواعد طاعون کا ذکر کر کے کہا کہ انکا اجرائے نہایت ضروری ہے۔ اور ناگری کے اجرائے کی نسبت فرمایا کہ روہیلکھنڈ کے اکثر باشندوں کی زبان ہندی ہے اور ہندی زبان میں اپنی درخواستوں کا پیش کرنا دہقانیوں کو بہت سہولت عطا کرتا ہے۔ اور مسلمانوں کی مخالفت کی نسبت آپنے کہا کہ ہمنے ہندو اور مسلمانوں میں آجتک کوئی تمیز نہیں کی۔ بلکہ اپنے عہد حکومت میں ایک سو سات مسلمان اور ایک سو بائیس ہندو مقرر کئے ہیں۔ لوگوں نے بنارس میں آپکا استقبال بڑی سرگرمی اور خلوص سے کیا۔

پونا ۲۶۔ جولائی۔ سدرن مرہٹا ریلوے پر ایک ڈاک گاڑی کا انجن جسے پانچ بجے پونا پہونچنا تھا۔ پونا سے ۹ میل کے فاصلہ پر ایک عارت کے گرے ہوئے مصالحہ میں پھنس کر پٹڑی سے اتر گیا۔ اب لائن بالکل بند ہے اور مسافروں کو ایک دوسری ٹرین میں بٹھا کر لیجایا گیا۔ کسی مسافر کے چوٹ نہیں آئی۔

کل کمشنر پولیس کلکتہ کی ہدایات بذریعہ تار برقی کے بموجب رنگون پولیس نے ایک یوروپین سی ٹرے پنڈ کو گرفتار کیا۔ جو ہارس آرٹیلری متعینہ میرٹھ کا ملازم اور وہاں سے بھاگ کر آیا تھا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ملزم رخصت پر مسوری میں تھا اور وہاں سے بھاگ کر وہ رنگون میں آیا اور وہاں اپنا نام ہیوم مشہور کیا۔ اور اسوقت سے وہ ایک ہوٹل میں ملازم تھا۔

کلکتہ ۲۷۔ جولائی۔ کئی دن کی گرمی اور حبس کے بعد آج بارش ہوئی۔ آجتک کی بارش پچھلے سال اسی مدت کی بارش سے ٹھیک نصف ہے۔

قواعد حفظان صحت مرتبہ کمیٹی ونس نے عدن اور چٹاگانگ کے آنیوالے جہازوں پر جو پابندیاں لگائی تھیں وہ ان جہازوں پر سے جو ۱۳۔ ماہ حال کے بعد عدن سے روانہ ہوں جہاز شفاخانہ کے کرایہ پر لینے اسکے درست کرنے اور میڈیکل افسر اور ڈاکٹر وغیرہ مقرر کرنے کا تمام خرچ جہاز یا بسند یہا خود برداشت کریں گے۔

پاسچر انسٹیٹوٹ ہند ۹۔ اگست سے بیماریوں کے لئے کھل جائیگا اور اس تاریخ کے بعد تمام افسر و سپاہی جنہیں پاسچر کا ٹیکہ کسولی کو علاج کے لئے بھیجے جائیں گے۔ اور مرضاء کو پیرس بھیجنے کے موجودہ قواعد اسوقت سے منسوخ ہو جائیں گے۔

تازہ ترین نقشہ جات قحط سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اسوقت کل باسٹھ لاکھ ستانوے ہزار آدمی امدادی کاموں پر ہیں۔ یعنے ہفتہ گذشتہ کے مقابلہ چوبیس ہزار دو سو آدمی کم ہیں۔ ممالک متوسط میں باوجود عمدہ بارش ہو جانے کے ایک لاکھ ۲۵ ہزار آٹھ سو آدمی آمدادی کام پر زیادہ ہو گئے ہیں احاطہ بمبئی کے سرکاری علاقوں میں بھی دس ہزار آدمی آمدادی کام پر زیادہ آگئے ہیں۔ ریاست راجپوتانہ میں ستاسی ہزار سات سو۔ اجمیر میرواڑ میں بیس ہزار پانچ سو۔ وسط ہند میں قریباً بتیس ہزار اور برار میں چودہ ہزار دو سو آدمی کی کمی امدادی کاموں پر ہوئی ہے۔

نواب وائسرائے کے سفر قحط کا پروگرام فی الحال حسب ذیل تجویز ہوا ہے۔ سملہ سے روانہ ہو کر بوقت صبح ۳۰۔ جولائی۔ کو کالکہ پہونچیں گے۔ جہاں سے سیدھے بمقام دوہا واقع نیچ محل کو بذریعہ ریل جائیں گے۔ جہاں یکم اگست کو ۶ بجے صبح کے پہونچے گے۔ اسیدن نواب صاحب موصوف اس جگہ کے امدادی کاموں کا معائنہ کر کے شام کو بڑودہ کو روانہ ہونگے۔ ۲۔ اگست کو ٹرین اور اسی شام کو بڑودہ واپس آئیں گے۔ ۳۔ اگست کی صبح کو ندیاں اور شام کو احمد آباد پہونچینگے۔ جہاں نواب وائسرائے گورنر بمبئی کے مہمان ہونگے۔ اور اغلباً ۸۔ اگست کو سملہ واپس آئیں گے۔

بنک بنگال نے میونسپل کمیٹی مول مین کو تین لاکھ روپیہ قرض دینے سے انکار کیا ہے۔ اور اب میونسپلٹی کا ارادہ قرض کے لئے اشتہار دینے کا ہے۔

سرکی لوئس مڈلیر سابق سب پوسٹماسٹر اوسور پر جو سات سال کے بعد کچھ عرصہ ہوا رنگون میں بہ الزام خیانت گرفتار کیا گیا تھا۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بنگلور نے جرم ثابت کیا ہے اور ساڑھے چار ماہ کی قید بامشقت اور پینتالیس روپیہ جرمانہ کی سزا دی ہے۔

پونہ میں وبا کے باعث بھی اموات بکثرت ہوئی ہیں۔ اور ہیضہ اور انفلوئنزا بخار کی بار بار کی آمد کے باعث بمبئی گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ پونا میں نالیوں اور پانی کے نلکوں کا انتظام ہونا چاہیئے یہ اندازہ کیا گیا ہے کہ ہر دو تجاویز کے عمل میں لانے کے لئے سینتیس لاکھ بائیس ہزار روپیہ خرچ ہوگا۔ اور یہ تخمینہ کیا گیا ہے۔ کہ میونسپلٹی کو کاشت کاروں کے ہاتھ گندہ پانی کی زودخت سے اغلباً چار لاکھ روپیہ سالانہ کے نقصان آمدنی ہوگی۔

تار کی خبریں

لندن ۲۴ جولائی۔ سفیر چین متعینہ لندن کو ۲۳ جولائی کا تار پہونچا ہے۔ کہ سپہ سالار کو انگ لو فنفور پر زور ڈالا رہا ہے کہ سفرائے غیر کو ایک بدرقہ کے ہمراہ ٹنٹسین کو روانہ کیا جائے۔ کیونکہ امید ہے۔ کہ اسطرح مخالفت

یہ امید کیجاتی ہے کہ ہوس اوف کامنز سے جنگ ٹرانسوال کے لئے ایک کروڑ پندرہ لاکھ پونڈ مزید رقم کی منظوری لیجائے گی۔

مسٹر کروگر کی بیوی اپنی مرضی سے پریٹوریا کو چھوڑ کر بار برٹن جا پہونچی ہے۔

کرنیل ولکاک کماسی سے بکوزی کو واپس آ گئے ہیں۔ اور وہاں ایک سو پچاس قلعہ نشین چھوڑ آئے ہیں۔ کماسی میں سات ہفتہ کی رسد موجود ہے۔ کرنیل ولکاک نے کماسی کی فوج قلعہ نشین کو بڑی نازک حالت میں پایا۔

لندن ۲۴ جولائی۔ شنگ نے واشنگٹن کو تار دیا ہے۔ کہ سفرائے غیر کو ٹنٹسین پہونچا دیا جاویگا۔ پریزیڈنٹ صوبجات متحدہ نے فنفور چین کے تار کا جواب بدیں مضمون دیا ہے۔ کہ میں تمام تنازعات کا فیصلہ کرانے کو طیار ہوں۔ بشرطیکہ اہل چین سفرائے کی سلامتی کا ثبوت دیں اور امن قائم کرنے میں دول یورپ کی مدد کریں۔ ۲۵ جولائی۔ انگریزی کانسل متعینہ ٹنٹسین کو سر کلڈ ڈیکڈ انلڈ کا ایک خط مورخہ ۴ جولائی پہونچا ہے۔ جسمیں سر سیکڈ انلڈ نے استعاد امداد کی ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ ہمارے پاس صرف ۱۵ دن کے لئے خوراک موجود ہے۔ مگر محصورین چند دنوں کے متواتر حملوں کے روکنے کے ناقابل ہیں۔

چونکہ اہل چین تا حال سفرائے کی صحت و سلامتی کی خبر دینے پر اصرار کرتے ہیں اور کہتے ہیں۔ کہ چینی حکام نے سفرائے کو سامان خوراک بھی پہونچایا ہے۔ اسلئے لندن میں بھی کچھ امید بندھ گئی ہے۔

۲۴ جولائی۔ سرکاری نقشہ جات سے پایا جاتا ہے۔ کہ بوروں نے سات افسر اور ۲۰۲ سپاہی ہفتہ گذشتہ میں گرفتار کئے ہیں۔

لندن ۲۵ جولائی۔ رائٹر ٹنٹسین سے ۱۹ کو تار دیتا ہے۔ کہ ختم جولائی تک اغلب ہے کہ پیکن پر حملہ کیا جائے

ایک کاہرہ جو ۱۴ کو پیکن سے چلا۔ بیان کرتا ہے کہ پیکن میں بدامنی تھی اور فوج باکسروں سے لڑ رہی تھی۔ اور باکسروں کا پلہ بھاری تھا۔

رائیٹر ٹنٹسین سے ۲۱ کو تار دیتا ہے کہ روسی اور فرنچ تاکو اور پیکن ریلوی پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں۔ انگریز سمجھتے ہیں۔ کہ ہمارے تعلقات کو اسطرح نقصان پہونچیگا۔ اڈمیرل سیمور۔ روسیوں کو ٹنٹسین سے آگے ریل مرمت کرنے دینے کے سخت مخالف ہیں۔ اور خیال کرتے ہیں کہ یہ کام انگریزوں کو کرنا چاہیئے۔

۲۶۔ جولائی۔ لندن۔ پریٹوریا کے ساتھ سلسلہ رسل رسائل دوبارہ جاری ہو گیا ہے۔ جنرل فرنچ نے بہت سے قیدی پکڑے ہیں۔ جنرل پراڈوڈ۔ ڈی واٹ کا کہرا دیا ہے۔ اور پانچ توپیں گرفتار کر لی ہیں۔ جنرل ہیڈن پاول اطلاع دیتے ہیں۔ کہ ہمارے چار سو پچاس سپاہیوں نے ایک ہزار بوروں کو بڑے نقصان کے ساتھ ایک مضبوط مقام سے نکالدیا۔

روٹر ۲۴ ماہ حال کو تار دیتا ہے۔ انگریزی فوج مشرقی سمت میں برابر بڑھ رہی ہے۔ جنرل فرنچ دو بریگیڈ کے ساتھ جنوب میں جنرل کیر یو وسط میں۔ اور جنرل ہٹن اور ماہون شمال کی طرف سے بڑھے ہے۔ وہ سب بلا مزاحمت کے برانکہارس پروٹ میں پہونچ گئے ہیں۔ اور امید کی جاتی ہے۔ کہ سب باہم ڈل برگ کو بڑھینگے۔ بوئر اپنے مقامات خالی کر کے لیڈن برگ کو جا رہے ہیں۔

لندن ۲۶۔ جولائی نیوسوتھ ویلز (آسٹریلیا) نے ایک فوجی دستہ شاہی فوج کے ساتھ خدمات انجام دینے کے لئے چین کو روانہ کرنے کا ارادہ کیا ہے۔ ۲۲۔ تاریخ تک چینی بلیگو وسط پر برابر گولے برسا رہے تھے چار بن اور ٹین کے درمیان ۲۰۰ آدمی کی ایک روسی ریلوی فوج کی سلامتی کی نسبت سخت خطرہ ہے کیونکہ ختم جون پر پندرہ ہزار باغیوں نے انکی طرف رخ کیا تھا۔ اور پہر آجتک انکی کوئی خبر نہیں آئی۔

ٹانگ کو ٹنٹسین ریلوے انگریز متمولین کے ہاتھ بعوض پچیس لاکھ پونڈ گروی کی گئی ہے۔

ٹائمز کا نامہ نگار ۱۷ کو ٹنٹسین سے خبر دیتا ہے۔ کہ ٹاکو میں امیر البحروں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ٹانگ کو اور ٹنٹسین کے مابین ریلوے کا انتظام روسیوں کے ہاتھ میں رہے۔ انگریز اور امریکہ کے امیر البحروں نے اسکی مخالفت کی۔ اب ریلوے کام دے رہی ہے۔

انگریزی سفارتخانہ پیکن کا ایک چینی ترجمان نیوچنگ میں پہونچا ہے۔ وہ بیان کرتا ہے کہ اکثر اہالی سفارتخانہ مر چکے ہیں اور باقیوں کی حالت بہت ناامیدی کی ہے۔ سر رابرٹ ہارٹ ۲ ماہ حال کو فوت ہو گئے۔ جنرل گیسلے۔ ایڈمیرل سیمور سے بمقام فنی ہائی دی جا ملے ہیں۔ جہانکہ انگریزی قاعدۃ الجیش قائم کیا گیا ہے۔

لندن ۲۷ جولائی۔ پیکن سے چینی خیر مورخہ ۱۸ ماہ حال سے معلوم ہوا کہ سفراء غیر اسوقت تک بخیریت تھے اور کہ سنگ لی یمن فنفور سے عرض کرتا رہا تھا۔ کہ انہیں ایک بدرقہ کے ہمراہ ٹنٹسین کو بھیجا جائے۔

لفٹنٹ کرنیل ولکاک نے بمقام کوک فو اشانٹیوں کا ایک کیمپ پکڑ لیا ہے اور اسکے صلہ میں عہدہ کرنیل پر ممتاز کئے گئے ہیں **لندن ۲۷ جولائی**۔ بالمورل سے بتاریخ ۲۵۔ لارڈ رابرٹ اطلاع دیتے ہیں کہ کل کرنیل آلڈرسن نے دشمن پر حملہ کیا اور جنرل فرنچ نے بائیں جانب سے مدد کی۔ دشمن بھاگ گیا۔ اب جنرل فرنچ وہن او کا تعاقب کر رہے ہیں۔

جنرل ہنٹر نے دشمن کے مقامات واقعہ جنوب تھلام پر ۲۳ و ۲۴۔ کو حملہ کیا۔ مگر ناکام رہے۔ ہمارے پچاس آدمی کام آئے۔ مگر ۲۶ تاریخ کو جنرل ہنٹر نے مورچہ کی کلید پر قبضہ کر لیا۔ **لندن ۲۷ جولائی** ایمیر البحر سیمور بمعہ سات جنگی جہازوں کے شنگہائی میں پہونچ گئے ہیں۔ اخبار ڈیلی میل کو شنگہائی سے ایک تار آیا ہے۔ کہ سکلڈ و مکڈانلڈ کا ایک خط محررہ پیکن مورخہ ۹ ماہ حال کو پہونچا ہے۔ جسمیں وہ لکھتے ہیں کہ رجال حکومت اجنبیوں کی مدد نہیں کر رہے اور تین سفارت خانہ قائم ہیں۔ وہ امید کرتے ہیں کہ ہیں ۱۵ دن تک اڈار ہونگا۔ لیکن اگر زیادہ تنگ کیا گیا تو زیادہ سے زیادہ چار دن اور ٹھیر سکونگا۔

چینی ٹنٹسین سے دس میل شمال کیطرف جمع ہو رہے ہیں۔ اور روسی اور جاپانی سوار انکے ساتھ لگے ہوئے ہیں۔

سلطنت فرانس نے ایک فرمان صادر کر کے چین اور اسکے گرد نواح کے ملکوں کو آلات حرب پہنچنے کی ممانعت کر دی ہے۔

لارڈ رابرٹ پریٹوریا سے تار دیتے ہیں۔ کہ جنرل فرنچ بوقت مغرب ڈل برگ کے سامنے جا پہونچے۔ دشمن بے ترتیبی سے ہٹا جاتا تھا۔ جنرل ہنٹر نورس برگ پر قابض ہیں۔ اور مسٹر سٹائین کی بیوی بھی وہیں ہے۔ مقام کرانسٹاڈ پر جنرل وٹ کے ایک بھائی نے انگریزی اطاعت قبول کی۔

رات ہو جانے اور موسلا دھار بارش پڑنے کے باعث جنرل فرنچ بوروں کا تعاقب نہ کر سکے۔ جنکو بھاگتے ہوئے پہاڑیوں سے دیکھا گیا تھا۔ ہماری فوج پر رات بڑی تکلیف سے گذری اور باربرداری کو حیوانات میں بہت سی اموات واقع ہوئیں۔ لارڈ رابرٹ لکھتے ہیں کہ ہمارے سپاہی تھلام کی پہاڑیوں میں بوروں پر نرغہ کر رہے ہیں۔ صرف ہارنسمیتھ کی سڑک کھلی ہے جہاں سے توپوں اور گاڑیوں کا گذرنا مشکل ہے۔ پریسیڈنٹ میک کنلے نے یہ تجویز کہ حکام چین سفرائے غیر کو حوالہ کر دیں اور اسکے عوض حملہ پیکن ملتوی کر دیا جائے مسترد کر دی ہے۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ یہ تجویز لی ہنگ چنگ نے پیش کی ہے۔

لندن ۲۹ جولائی۔ رائٹر کا کارسپانڈنٹ کیپ ٹون سے تار دیتا ہے۔ کہ کمانڈنٹ پرنسلو نے بمعہ پانچ ہزار بوروں کے آج بلا شرط بمقام فورنیر برگ انگریزی اطاعت قبول کی۔ فورنیر برگ میں بوروں کے اطاعت قبول کرنے کے متعلق مزید کوائف حسب ذیل موصول ہوئے ہیں۔ کہ کمانڈنٹ پرنسلو نے اپنی حالت بالکل ناامیدی کی پاکر التوائی جنگ کی تجویز پیش کی جو مسترد کی گئی۔ پھر اسنے اور کئی شرائط پیش کیں۔ جن سب کو نامنظور کیا گیا۔ اسپر اسنے تہیار رکھدیئے۔

لندن ۳۰۔ جولائی۔ جنرل فرنچ مڈل برگ پر قابض ہو چکے ہیں۔ جنرل کلری۔ ہیڈل برگ کے مشرق کیطرف ۱۰ میل کے فاصلہ پر بگا ریوش سپروٹ پہونچ گئے ہیں۔ ۳۰ کو جنرل فرنچ نے بوروں کو ڈیکاپ سے نکالدیا ہے۔ ربائے ولگ پر اسکی خفیف سی مزاحمت کی گئی۔ بور آپ

مکاؤ وڈراپ کو جارہے ہیں۔ جنرل گلبر اطلاع دیتے ہیں کہ ولا کلاٹ سٹیشن پر ۲۶ - کی رات کو دو دفعہ حملہ ہوا۔ مگر دشمن پسپا کیا گیا۔

۳۱ - جولائی۔ شنگ خبر دیتا ہے۔ کہ اگر افواج متحدہ نے پیکن کا رخ کیا۔ تو چینی گورنمنٹ بمقام سیان فو چلی جائے گی۔ (شنینگ۔ تاربرقی ریلوے۔ امپیریل چائنا بنک۔ اور چائنا مرچنٹ اسٹیم شپ کمپنی کا افسر اعلیٰ ہے۔ بہت بااثر آدمی ہے۔ اور غیر ملک والوں سے ربط وضبط رکھتا ہے۔ جن لوگوں نے کہ اسکے ساتھ کاروبار کرنا چاہا۔ انہوں نے اسکو اپنے آپ سے بڑھا ہوا پایا۔ تمام چین کی تاربرقی کا افسر اور بہت زیادہ دولتمند ہونے کی وجہ سے وہ نہایت معزز اور بااثر ہے اور اس شخص کا آئندہ ذکر اکثر ہوتا رہیگا) **سلطنت** اٹلی نے بھی چین کو اسلحہ حرب کا بھیجنا بند کر دیا ہے۔

چینی سفیر متعینہ واشنگٹن مسمی وونگ فانگ نے جب فرمان شاہی مورخہ ۲۴ - ماہ حال مسٹر سکرٹری ہے کے حوالہ کیا جسکا یہ مضمون تھا۔ کہ سفرائے غیر بخیریت تھے اور انہیں شیار خور فوش مہیا کیجاتی ہیں۔ تو اسنے سکرٹری مذکور سے اصرار کیا۔ کہ آپ چینی گورنمنٹ کے سرکاری بیان کو جسکے ذریعہ گورنمنٹ نے ایک سخت ذمہ واری اپنے سر لی ہے۔ تسلیم کرنے کے پابند ہیں۔ مگر سلطنت امریکہ نے یہ حجت کی۔ کہ سفراء کو اپنی گورنمنٹوں سے خط وکتابت کی اجازت نہ دینے سے یہ شک پیدا ہوتا ہے کہ پیکن میں کوئی معاملہ ایسا گذرا ہے جسکو سلطنت چین اسوقت تک پوشیدہ رکھنا چاہتی ہے جبتک کہ وہ دول یورپ کے ساتھ شرائط طے نہ کرے۔ **تنگہائی** میں اور تین جنگی جہاز پہونچگئے ہیں۔ جہاں تا حال امن وامان ہے۔ اسوقت قلعہ دوسنگ میں دو ہزار پانچسو چینی فوج اور قلعہ شنگہائی میں تین ہزار فوج ہے اور ہر گھڑی نئے دستے چلے آتے ہیں **دوچو** میں بھی اجنبیوں کے خلاف اشتہار لگائے گئے ہیں لارڈ سالسبری نے جاپانی امداد کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے کہا۔ کہ اس وقت کی کارروائی کا مدعا صرف سفارتخانوں کو بچانا ہے۔ اور اصلی مدعا کو آئندہ کی غور کے لئے چھوڑا جائیگا۔ لارڈ سالسبری نے امریکہ سے بھی منیلا سے فوج بھیجنے کے لئے استدعا کی ہے۔

۳۱ جولائی۔ قیصر جرمنی نے جمعہ گذشتہ کو اپنی فوج کے سامنے جو چین کو جارہی تھی جو تقریر کی تھی۔ اس سے جرمنی میں بڑی شورش پھیل گئی ہے۔ انمیں اسنے کہا تھا کہ کسی کو پناہ نہ دی جائے اور کوئی قیدی نہ بنایا جائے۔ یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہیرن وان بولو وزیر خارجیہ نے اس فقرہ کو دبا دینے کی کوشش کی۔ مگر اخبار والوں نے پہلے ہی شائع کر دیا۔ بعض اخبارات نے قیصر کے اس خلاف اصول مسیحیت مشورہ پر اعتراض کیا ہے۔ اور بعض اخبارات یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ اسکے لفظی معنے مراد نہ تھے۔

کرنیل ولکاک کو ناٹ کمانڈر اوف سینٹ ہیلن اور سنٹ جارج بنایا گیا ہے۔

اہل کاران سفارتخانجات کے پیغامات سے جنہیں معتبر سمجھا گیا ہے ظاہر ہوتا ہے کہ وے ۲۷ ماہحال تک بخیریت تھے اور کہ گولہ باری ۱۷ - ماہحال کو بند ہو گئی تھی۔

لندن ۳۱ - جولائی۔ سر ہیچل کمس بیچ نے دارالعوم میں بیان کیا۔ کہ مجھے یقین ہے کہ مہم چین جسکا مدعا ملک گیری نہیں ہے کے خرچ کے لئے تیس لاکھ پونڈ کفایت کرینگے۔

ٹینٹسن سے ایک تار آیا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسنی جاپانیوں نے تیرہ روسیوں پر حملہ کر کے دو کو مار ڈالا اور تین کو زخمی کیا۔ تحقیقات پر معلوم ہوا۔ کہ انہوں نے روسیوں کو چینی سمجھا تھا۔

بغاوت منچوریا کے متعلق روسی رپورٹوں سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ بلاگوشچنسک کے جنوب کیطرف روسی پسپا کئے گئے۔ گم شدہ روسی ریل کے آدمیوں کی تا حال کوئی خبر نہیں۔

اڈمیرل بروس تار دیتے ہیں۔ پیغام ذیل جسپر سر کلاڈ میکڈانلڈ کے دستخط اور ۲۱ - تاریخ لکھی ہے پہونچا ہے۔ "۲۰ - جون سے ۱۶ - جولائی تک چینی فوج نے بار بار سب طرف سے سفارتخانجات پر توپ وبندوق سے حملہ کیا۔ ۱۶ - جولائی سے جنگ ملتوی ہے۔ مگر چینی دس بندیوں کا ایک حلقہ ہماری گرد بالکل قریب بنا ہوا ہے۔

ہمارے ہاں آجتک ۶۲ اموات اور بہت سے زخمی ہوئے ہیں۔ سوائے ڈیوڈالی فینٹ اور وآرن کے جو مر چکے ہیں۔ سفارتخانہ کے باقی اہالی بخیریت ہیں۔ تمام عورتیں اور بچے انگریزی سفارتخانہ میں ہیں۔

ٹائمز زور دیتا ہے کہ اعلے افسری کے جھگڑے سے اغماض کر کے پیکن کو فوراً مدد بھیجی جائے۔

سر کلاڈ میکڈانلڈ کے خط سے جو بلاشک معتبر ہے بہت اطمینان ہوا ہے۔ مگر یہ تسلیم کیا جاتا ہے کہ جبتک سفارتخانجات محصور ہیں۔ اسوقت تک خطرہ رفع نہیں ہو سکتا۔ اور بڑی بڑی فوجیں جنکے افسر اجنبیوں کے خلاف ہیں۔ پیکن کو جارہی ہیں۔ مسٹر کانگر نے پیکن سے ایک پیغام بتاریخ ۲۱ ماہ حال کو روانہ کیا ہے۔ جسمیں اسنے سر کلاڈ میکڈانلڈ کے خط کی تائید کی ہے اور یہ لکھا ہے۔ کہ سکہ بارود ختم ہو چلا ہے۔ اور امید ہے کہ ہماری مدد کے لئے فوج آتی ہوگی۔ مسٹر کانگر اپنے خط میں لکھتے ہیں کہ اب ہم زیادہ مقابلہ نہیں کر سکتے اور اگر اب گولہ باری شروع ہوئی تو سب کو موت کا سامنا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ ۲۰ ماہ حال کو نیگلو نے تجویز صلح پیش کی جس سے سر کلاڈ میکڈانلڈ نے اس شرط پر اتفاق کیا۔ کہ چینی سفارتخانہ کے قریب نہ آئیں۔ محصورین کے پاس چاول اور گھوڑے کے گوشت کا وافر ذخیرہ موجود ہے۔ جنوبی افریقہ میں بوئے نقشہ جات سرکاری سوائے ان ہوا کے جو شفاخانوں میں واقع ہوئیں کل چھتیس ہزار پانچسو انہشٹھ اموات واقع ہو چکی ہیں۔ لارڈ رابرٹس نے جنرل ہٹر کو حکم دیا ہے کہ پیرخنگ شروع کرے اور کمانڈنٹ پرنسلو کو مطلع کرے کہ ہر توپ کے لئے جو حوالہ نہ کی جائے کمانڈنٹ مذکور ذمہ وار سمجھا جائیگا۔

یکم اگست لندن۔ ٹینٹسن اور پیکن کے مابین چینیوں کے اجتماع کو خوراک کی کمی روک رہی ہے۔

سونگ لی یمن نے بہت سی پیغامات اور انکی جوابات سفارتخانجات کو پہونچائے ہیں۔ افواج متحدہ کی فتح ٹینٹسن کا بہت اچھا اثر پڑا ہے۔ فوراً اجنبیوں کی حفاظت کے لئے ایک شاہی فرمان صادر کیا گیا۔ (سونگ لی یمن۔ گورنمنٹ چین میں بطور وزیر خارجیہ کے ہے۔ سنہ ۶۰ء کی لڑائی سے پہلے تمام ممالک غیر کے باشندے ماتحت باجگذار سمجھے جاتے تھے۔ اور اس خیال سے تمام معاملات خارجہ بورڈ اوف سیرمنیز کے ایک ڈیپارٹمنٹ کے ہاتھ میں تھے۔ لڑائی نے یہ ثابت کر دیا۔ کہ مغربی فوجیں مطیع نہیں ہیں۔ اسکی انسداد کے واسطے پرنس کنگ نے سونگ لی یمن کو قائم کیا۔ پہلے اسکے صرف تین ممبر تھے۔ لیکن اب دس ہیں۔ اسکے ممبر چھ مختلف بورڈ اور گرانڈ کونسل سے منتخب ہوتے ہیں۔ سونگ لی یمن کو عملی کارروائی کے اختیارات نہیں ہیں اور بڑے معاملات میں قطعی جواب نہیں دے سکتا۔ یہاں کے تمام حالات لکھ کر لفظ بہ لفظ گرانڈ کونسل کے پاس بھیجے جاتے ہیں اور وہ اُن کو بادشاہ کے حضور میں پیش کرتی ہے۔ یہ کونسل درخواستیں دعوی اور اقرارنامے لیتی اور رسید دیتی ہے۔)

لندن ۲ - اگست۔ لارڈ رابرٹ تار دیتے ہیں کہ اور بارہ سو بوروں نے جنرل ہٹر کی اطاعت قبول کی ہے۔ کمانڈنٹ پاٹ گیٹر اور جو برٹ نے جنرل ہلٹن کی اطاعت قبول کی ہے۔ جنرل موصوف کو امید ہے کہ میں چار ہزار کو گرفتار کر سکونگا۔ کمانڈنٹ اولیور بمعہ پانچ توپوں اور چند بوروں کے ہرسیتہ کو نکل گیا ہے۔ بوروں نے مکاؤ وڈراپ کو خالی کر دیا ہے اور لیڈن برگ اور نیل سپروٹ کے درمیان سلسلہ تاربرقی لگا لیا ہے۔ جسے ثابت ہوتا ہے کہ لیڈن برگ میں انکا ارادہ زیادہ دیر تک مقابلہ کرنے کا ہے۔

سائبیریا سے روسی پیغامات ظاہر کرتے ہیں کہ چینی افواج جہاں کہیں ممکن ہو روسیوں کو تنگ کرتی ہیں۔ اور چینی چاروں پر سب طرف سے بڑھ رہے ہیں۔

ایک ٹرین رسد جو انگریزی فوج شراپ شایر کی حفاظت میں جارہی تھی۔ پانچ سٹرام شاخ پر لائن سے اتر گئی۔ ۱۳ موتیں واقع ہوئیں اور ۳۹ کی خبر میں آئیں۔ لارڈ رابرٹ لکھتے ہیں کہ تحقیقات ہو رہی ہے کہ کیوں طلایہ جنہیں حکم ہے کہ سڑک کے بُرے حصوں کی اطلاع ٹرین کو دیا کریں ایسا کرنے میں قصور کیا۔

کلکتہ وہابی پریس مرتبہ مین منشی فاضل شیخ غلام محمد سپرنٹنڈنٹ مطبع کے اہتمام سے چھپا

پانچ سو روپیہ انعام

نسخہ ہائے لاجواب و بے نظیر

خضاب جھانقدر

کا جوبن شباب کا

خرچ آمد و رفت کے علاوہ

اُس شخص کو دیا جائیگا جو

خضاب جھانقدر سے زود اثر اچھا خضاب ہمکو بتاوے

ہمارا دعوے ہے

کہ خضاب جہاں قدر سے بڑھ کر

کوئی خضاب ایجاد نہیں ہو سکتا۔

اِسکے لگانے سے

ایک منٹ میں بال سیاہ ہوتے ہیں اور آدمی جوان نظر آتا ہے۔ جنکے بال تھوڑے سفید ہوں اُنکو ایک سٹ چھ ماہ یا برس بھر کے لئے کافی ہے۔ مہینہ میں ایک یا دو دفعہ لگانے کی ضرورت ہوتی ہے +

یہ خوشبودار عرق ہے

جسکے لگانے سے بال سیاہ ملائم اور نرم رہتے ہیں +

قیمت

فی سٹ دو روپے (عہ)

محصول ڈاک ایک سٹ کے لئے ۶ر

ترکیب استعمال کا پرچہ ہمراہ روانہ ہوگا۔ اور فرمایشوں کی تعمیل بطریق ویلیو پے ایبل پارسل ہوگی +

خضاب جہانقدر کے بے نظیر اور عام پسند ہونے کی نسبت صدہا شہادتیں موجود ہیں۔ نمونہ کے طور پر ذیل کی سندات ملاحظہ ہوں +

عبدالخالق صاحب از مقام رنگون: ہمنے آپ سے دو سٹ خضاب منگائے تھے۔ اب ہمارے بھائی و خویش بھی آپ سے خضاب منگانا چاہتے ہیں اور ارسال فرماویں +

گل محمد صاحب از مقام (بندر کراچی): آپ کا خضاب جہاں قدر بہت اعلیٰ اور بہیجدیجئے۔ واقعی آپ کا خضاب اسم بامسمّیٰ ہے +

ماکھوراؤ صاحب سرشتہ دار از مقام پربھنی ریاست حیدرآباد دکن: آپ سے دو سٹ خضاب منگوائے تھے وہ قریب الاختتام ہیں۔ براہ مہربانی چار سٹ خضاب جہاں قدر اور بہیجدیجئے +

لالہ صاحب تمبولی دکاندار قصبہ منڈولہ ضلع شولاپور: ایک شیشی خضاب جہانقدر اور بہیجدیجئے۔ ویسا عمدہ جیسے پہلے بہیجا تھا +

محمد ابراہیم خلیفہ از مقام اکودہ تلک صاحب برار: آپ کا خضاب بیسیوں جگہ یہاں آتا ہے۔ اسی قسم کا خضاب عمدہ مجھے بھی روانہ فرماویں۔

محمد شاہ دین صاحب بی۔ ان ریلوے کھرگپور ضلع مدناپور (بنگال)۔ دو سٹ خضاب موصول ہوئی۔ اب دو سٹ اور بہیجدیں +

محمد الطاف مقام گونڈہ بنی صاحب کارخانہ سے چند مرتبہ خضاب منگایا گیا۔ مہربانی فرماکر دو سٹ خضاب جلد روانہ فرماویں +

قاری محمد ادریس صاحب از مقام میمن سنگھ (۲۲ جنوری سنہ ۱۹۰۰ء): آپ کا خضاب جہاں قدر اعلیٰ اور قابل تعریف ہے۔ ایک سٹ اور بہیجدیں +

قاضی طالب حسین صاحب از گلبرگہ شریف (۲۳ جنوری سنہ ۱۹۰۰ء): خضاب جہانقدر ایک سٹ اور ارسال فرماویں +

سید غلام عباس صاحب از مقام گڑھ دیلی: آپ کا خضاب جہانقدر ایک سٹ اور ارسال فرماویں +

سید غلام محی الدین صاحب جاگیردار تلچھیل ضلع گڑھ (۱۸ جنوری سنہ ۱۹۰۰ء): خضاب جہانقدر عمدہ ہے۔ خرچ ہوتے ہی جہاں قدر منگا لوں گا +

سید امراؤ علی صاحب از مقام گورکھپور: آپ کا خضاب جہانقدر ایک سٹ اور بہیجدیں +

سید ارشاد علی صاحب ڈپٹی انسپکٹر پولیس (۲۱ جنوری سنہ ۱۹۰۰ء): خضاب جہانقدر عمدہ ہے۔ ایک سٹ اور بہیجدیں +

سید حسین صاحب از مقام گڑھ دیلی: خضاب جہانقدر ایک سٹ اور بہیجدیں +

سید اللہ خاں صاحب از مقام گڑھ دیلی: خضاب جہانقدر ایک سٹ اور بہیجدیں +

سید حضرت علی شاہ صاحب از قلعہ دروش: مہربانی فرماکر خضاب جہانقدر ایک سٹ اور بہیجدیں۔ پہلی دو سٹ مرسلہ خضاب ہو چکی ہیں +

محمد عظیم صاحب از مقام بہار: خضاب اور بہیجدیں +

محمد عبداللہ صاحب پبلک ورکس انسپکٹر اجمیر: خضاب جہانقدر دو سٹ اور بہیجدیں۔ ایک سٹ موصول ہوئی +

محمد فرید الدین صاحب از مقام جہانپور: آپ کا خضاب جہانقدر عمدہ اور بہیجدیں +

محمد شاہ صاحب از مقام بجی شاہ جہانپور: آپ کا خضاب جہانقدر عمدہ اور بہیجدیں +

عدالت صاحب از مقام چار شیشی: خضاب بنام بابو عاشق علی صاحب داروغہ جیل مقام گونڈہ کیلئے ارسال کیا تھا اُسی قسم کا خضاب عمدہ ارسال فرماویں +

رحیم بخش صاحب مستری ریلوے ورکشاپ ہیلی (۱۶ جولائی سنہ ۱۹۰۰ء): دو سٹ خضاب جہاں قدر پہنچے۔ ایک سٹ اور ارسال فرماویں +

شیخ چاند صاحب سوداگر مقام دن (۱۰ جولائی سنہ ۱۹۰۰ء): آپ کا خضاب جہاں قدر بہت اعلیٰ ہے۔ ایک سٹ بنام الہ بخش صاحب پیڈ روانہ فرماویں۔ آپ کی راستی کی وجہ سے دو سو روپے کی سالانہ دوائی منگایا کرینگے +

اسمانند صاحب انسپکٹر بہیجدیں +

سنگھ صاحب گنگا پرشاد دروش: خضاب جہانقدر ۸ سٹ منگا چکا ہوں۔ ایک سٹ اور بہیجدیں +

محمد اسحاق خاں صاحب مرزا گنج (لکھنؤ): قبل ازیں چھ شیشی خضاب جہاں قدر دو سٹ میں تقسیم کی ہیں۔ اب دو سٹ اور خضاب جہاں قدر پہلی جیسی روانہ فرماویں +

صوبیدار ہرنام سنگھ صاحب تلہ دروش: خضاب جہاں قدر دو سٹ اور بہیجدیں +

ٹھاکر جگن ناتھ سنگھ صاحب ڈپٹی کلکٹر مین پوری: دو سٹ خضاب جہاں قدر منگوائی تھی۔ ویسا ہی ایک سٹ اور ارسال فرماویں +

تمام فرمایشیں بنام **محمد امام الدین** ایلو پیتھک سپیشلسٹ ہال بازار امرتسر

NERVINE TONIC PILLS

نروائن ٹانک پلز

نامردی۔ جریان۔ رقت۔ کمزوری کا مجرب علاج اور افیون و شراب چھوڑانے کے لئے تریاق

ان گولیوں کے بڑے اجزاء پولاڈ میانا کمپاؤنڈ اور اکسٹراکٹ کولا وغیرہ ہیں جنکو لنڈن کے مشہور و معروف دواسازان مسرز برگائن برنجز اینڈ کمپنی و مسرز ہیولٹ اینڈسن گورنمنٹ کنٹریکٹرز وہیرنگ اینڈ کو وغیرہ وغیرہ تیار کرکے بھیجتے ہیں۔ یہ وہ گولیاں ہیں جنکے اجزاء کے فوائد و خواص کی نسبت مشہور اور فاضل ڈاکٹروں نے غایت درجہ کی توصیف و ثنا فرمائی ہے۔ نامردی اور کمزوری کے واسطے ان سے بڑھکر کوئی دوا خیال نہیں کیجاتی۔ یہ گولیاں قوت غریزی کو چمکاتی ہیں۔ دل کو خاطر خواہ نشاط و تفریح پہنچاتی ہیں۔ حزن و حزن بھولنے سے بھی نہیں آنے پاتے۔ ضعف اور خشکی دماغ کو بھی سریع التاثیر ہیں۔ حافظہ کو وہ قوت دیتی ہیں کہ برسوں کی بھولی بسری باتیں یاد آتی ہیں۔ معدہ کی شکایتیں رفع کردیتی ہیں بدن کو تازہ اور خوش رونق بناویتی ہیں۔ بھوک اتنی بڑھ جاتی ہے اور ہاضمہ میں وہ قوت آتی ہے کہ جو کچھ کھایا ہو ہضم و قبیل ہوجاتا ہے۔ جگر کی خرابیوں کی اصلاح ہیں۔ چہرہ پر دلکشی و تازگی پیدا کرتی ہیں۔ رنگت یاقوت کی طرح سرخ لگتی ہے اور امتحانہ کے اکثر خواص کے لئے خصوصی الفوائد ہیں۔ قیمت فی شیشی دو روپے۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار۔

روغن طلا

یہ روغن ایام جوانی کی بے احتیاطیوں اور غلط کاریوں کے تمام نقصوں کا دافع ہے۔ رگوں و پٹھوں کی کمزوری کو سریع نافع ہے۔ اسکی مالش سے بلا تکلیف چھالوں اور دانوں کے رگ و پٹھے درست ہوتے ہیں۔ نروائن ٹانک پلز کے ساتھ اس طلا کی مالش سے بہت جلد صحت ہوتی ہے +

قیمت فی شیشی دو روپے۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار +

پاکیزہ پیغام

جو شخص کہ خرچ آمد و رفت کے علاوہ اس شخص کو دیا جائیگا جو ان گولیوں کے ڈاکٹری نسخہ بتاوے +

ڈاکٹر جے محل بروس ایم۔ اے ایبرڈن۔ ڈاکٹر ڈی۔ لنڈن۔ فیلو آف فیکلٹی سرجن کالج ایڈنبرا۔ آف لنڈن فرنشن اینڈ ہاسپٹل آف لنڈن۔ ممبر آف رائل کالج آف فزیشنز لنڈن۔ ڈاکٹر ہیمنڈ میڈیکل آفیسر ہاسپٹل مستعن میلیریا اور عصبی ضعف اور اسکے استعمال سے افیون کا بدعادات چھوٹ جانے میں +

ڈاکٹر ولیو ہیل ایچ ایم ڈی ایف آر سی پی لنڈن۔ ڈاکٹر آنریبل مصنف ٹریٹیس آن ہیپو کنڈریسس۔ سکوٹ کا کمزوری کو دور کرنے میں +

جنرل کمزوری اور جسمانی طاقت کو بڑھاتا ہے اور بیماری کو دور کرتا ہے۔ اسکا استعمال عصبی اور عضلانی کمزوریوں میں طبیعت کو قوی کرتا ہے۔ اسکا استعمال عصبی اور عضلانی کمزوریوں میں فائدہ مند ہے +

ڈاکٹر ولیم فاربس ایم ڈی ایف آر سی پی۔ ڈاکٹر ایمبرے فاربس ایم ڈی۔ ڈاکٹر ولیم فاربس ایم ڈ